



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الَّذِي لَا يَرْجُو عَلَيْهِمْ ۝

(بمخاراه راست راه آنان كه براي شان تواحيان كردي) فاتحه ۵-۶

# صراطِ مستقيم

پروفيسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ايم۔ اے ؛ پي۔ ايچ۔ ڈي

ترجمہ فارسي

الحاج محمد يونس باڑي منطهري

اديب فاضل ؛ ايم۔ اے (فارسي)

اداره سعوويه ، ۶/۲ ، ۵-ايم ، ناظم آباد ، كراچي

اسلامى جمهويه پاكستان

۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء

## جملہ حقوق محفوظ اشد

نام کتاب	صراطِ مستقیم
مؤلف	پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد
مترجم	الحاج محمد یونس باڑی مظہری
نظر ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ درانی
حروف ساز	شعیب افتخار علی، سلمان علی
اشاعت	اول
طباعت	۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

## ملنے کے پتے

- ۱۔ دائرہ سعویہ، ۶/۲، ۵۔ ای نورد چاندنی چوک، ناظم آباد کراچی، فون نمبر ۴۶۱۴۷۴ - ۴۶۱۴۷۱ - ۴۶۲۲۵۷
- ۲۔ انجمن تارپلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵
- ۳۔ مکتبہ رضویہ، عقب آرام باغ، کراچی فون ۲۲۱۶۴۶۴
- ۴۔ فریڈیک اسٹال، ۳۸ اردو بازار، لاہور فون ۷۳۱۲۱۷۳

# مشمولات

- |    |  |  |
|----|--|--|
| ۵  | ۱- حیات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ |  |
| ۱۵ | ۲- صراطِ مستقیم                        |  |
| ۲۰ | ۳- عقیدہ                               |  |
| ۲۱ | ۴- خالق و مخلوق                        |  |
| ۲۲ | ۵- تعظیم و تکریم قرآن                  |  |
| ۲۳ | ۶- شریعت و طریقت                       |  |
| ۲۵ | ۷- سجدہ تعظیمی                         |  |
| ۲۵ | ۸- نور و بشر                           |  |
| ۲۷ | ۹- حیات دنیا و آخرت                    |  |
| ۲۷ | ۱۰- نور                                |  |
| ۲۸ | ۱۱- عظمت مصطفیٰ ﷺ                      |  |
| ۲۸ | ۱۲- علم عطائی                          |  |
| ۳۰ | ۱۳- محبت رسول ﷺ                        |  |

۳۱	۱۴-	میلاد شریف
۳۲	۱۵-	شقاقت
۳۲	۱۶-	محبت اہل بیت و صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۳۴	۱۷-	تفصیل شیخین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
۳۵	۱۸-	محبت و صحبت اولیاء (رحمہم اللہ تعالیٰ)
۳۶	۱۹-	تصرفات انبیاء (علیہم السلام) و اولیاء علیہم الرحمہ
۳۷	۲۰-	وسیلہ انبیاء و اولیاء (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۴۱	۲۱-	چادر پوشی
۴۲	۲۲-	ایصالِ ثواب
۴۴	۲۳-	بدعات
۴۷	۲۴-	لام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و تقلید
۵۳	۲۵-	حواشی
۶۳	۲۶-	تعارفِ مصنف
۶۴	۲۷-	مطبوعات بین المللی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلہ علی رسولہ الکریم

حیات مجدد الف ثانی - رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ محمد ذکر اللہ نقشبندی مجددی

اللہ تعالیٰ در سورت فاتحہ این دعا در تعلیم فرمود

”راہ راست را نشان بدہ، راہ آن کسایکہ تو را ایشان انعام فرمودی“

شیخ احمد سرہندی کالمی، مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ (م / ۱۰۳۴ھ) از جهان محبوبان انعام یافتہ می بودند کہ نشان قدم ایشان صراط مستقیم است - برین صراط مستقیم رفتہ خواہم منزل مقصود رسید - جدو جند و تعلیمات و افکار و خیالات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در آسیا حرارت پیدا کردہ جذبہ جہاد را بیدار کرد - اقبال لاہوری سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ را حرکی (DYNAMIC) قرار دادہ - مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ در ماضی مصروف جہاد بودند و حالاً نیز در جہاد مشغول هستند - - - - مولانا محمد رضا علی خان نقشبندی پدر کلان مولانا احمد رضا خان افغانی ثم المندی در انقلاب ۱۸۵۷ء در بر صغیر (پاکستان و ہندوستان) جدو جند علمی فرمودہ چنانچہ انگلیسہا بھاء سرشان را مقرر کردند - ہمیں طور در انقلاب روس (علیہ ملت مسلمان و مظلوم افغانستان) مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حصہ وافر گرفتہ و یک طاقت عظیم را شکست دادند ہمین مجاہدین در افغانستان بر سر پیکار (مصروف جنگ) بودند کہ در نتیجہ روس (اتحاد جماہیر شوروی) از بین رفت و جمہوریتہا اروپائی و آسیائی مسلمانا وجود آمدند -

حالاً ہم مجاہدین سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ در چینیا، بوسنیا، کشمیر و غیرہا مصروف جہاد هستند، کوشش احیاء اسلام می کنند خداوند مساعی ایشان را مقبول و مشکور فرماید - - - این تمام نتیجہ حرارتی است کہ آن را حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ در قرن ہفتم میلادی پیدا فرمودہ بود، لاریب ایشان مجدد ہزار دوم هستند - - -

ع :- اس کے نفس گرم کی تاثیر ہے ایسی

پھر جاتی ہے خاک چمنستاں شرر آمیز

(تاثیر نفس گرم ایشان چنینست کہ خاک چمنستاں شرر آمیزی گردد)

شجرۂ نسب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ صحابی جلیل القدر خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرسد جد چار دہم ایشان شیخ سلطان شہاب الدین مشہور بہ فرخ شاہ کابلی دلی کابل بود، وجد پنجم ایشان شیخ امام رفیع الدین خلیفہ حضرت جلال الدین بخاری بود، ہمراہ مرشدشان بہ ہندوستان تشریف آوردہ بودیمین حضرت امام رفیع الدین شہر سرہند را حکم سلطان فیروز شاہ تغلق آباد نمود درین شہر، ولادت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہو جو آمد شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ (م ۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۸ھ میلادی) والد بزرگوار حضرت مجدد علیہ الرحمۃ عارف کامل وقت خود بود و شیخ سلسلہ چشتیہ در زمانہ خود بود۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در ۱۷۷۱ھ / ۱۵۶۳ء در سرہند توند شد، علوم معقول و منقول را از والد آموختہ و از بعض دیگر اساتذہ نیز استفادہ فرمودند مثلاً شیخ یعقوب کاشمیری، قاضی بملول پد خسانی و غیر ہم، و دولت حفظ قرآن را در وقت نظر مدی در قلعہ گوالیار در سنہ ۱۰۲۹ھ / ۱۶۲۰ء حاصل فرمودہ بعد از تحصیل علم حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بہ اکبر آباد (اگرہ ہند) تشریف آورد، درین وقت این جا دار السلطنت اکبر بادشاہ بود و دانشوران، علماء و فضلاء تمام جہان جمع بودند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ بعد از عرصہ قیام ایشان در اکبر آباد بہ ہمراہ والد ماجد شان شیخ عبدالاحد بابزب سرہند تشریف می آوردند کہ در طریق بادختر شیخ سلطان کہ یکی از مقربین اکبر بادشاہ بود عقد نکاح شد۔۔۔۔۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خرقہ خلافت را در سلسلہ چشتیہ از پدر بزرگوار شان حضرت شیخ عبدالاحد حاصل کرد و در سلسلہ قادریہ اجازت و خرقہ خلافت را از شیخ سکندر کمال کیتھلی حاصل کرد و خرقہ خلافت در سلسلہ نقشبندیہ از حضرت خواجہ باقی باللہ کابلی رحمۃ اللہ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء) حاصل فرمود۔

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ در یکی از مکتوبات خود در باره ایشان تحریر دارند :-  
 ”شیخ احمد نام مردیست که از سر هند، کثیر العلم، قوی العمل، روزی  
 چند بلا نشست و نہ خواست کردم، عجائب بسیار از روزگار اوقات او  
 مشاهده نمودم بہ آن مانند کہ چراغی شود کہ عالمها از او روشن گردد  
 (محمد ہاشم کشمی بد خشی: زبدۃ المقامات ص: ۳۵)

و حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در باره مرشدشان حضرت خواجہ باقی باللہ تحریر دارند:  
 ”این فقیر بہ یقین می دانست کہ مثل این صحبت اجتماع و ماندن آن  
 تربیت ارشاد بعد از زمان آن سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات  
 ہرگز بوجود نہ آمدہ است و شکر این نعمت جامی آرد کہ اگرچہ از  
 شرف صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰت و السلام مشرف نہ شدیم  
 باری از سعادت این صحبت محروم نمائیم۔ (حضرت مجدد: مبداء و  
 معاد، ص- ۶۷)

در میان پیر و مرید کہ کدام رقم تعلق و محبت می باشد خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی  
 علیہ الرحمہ خواجہ محمد ہاشم کشمی آن را شرح کردہ:

”این صحبت و معاملہ کہ میان این پیر و این مرید قدس سرہما بہ ظہور  
 رسیدہ کم کسی شنیدہ و از عجائب روزگارست و موجب حیرت اولی  
 الابصار“ (زبدۃ المقامات، ص- ۱۵۵)

وصال حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ بتاريخ ۲۵ جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۳ء  
 بوقوع آمد درین اثناء حضرت مجدد علیہ الرحمہ در لاہور بودند و قتیکہ خبر شنیدند بالقوربہ و حلی  
 روانہ شد، حضرت مجدد علیہ الرحمہ بعد از انتقال مرشد مساعی خود را تیز فرمودند این آخر دور  
 اکبری بود کہ بلا آخرہ در سنہ ۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء بہ اتمام رسید۔ درین دور از دست اکبر باسلام  
 خیلی نقصان رسید۔۔۔۔۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ خاطر سلطانی این نقصان جد و جہد حکیمانہ و  
 مدد مانہ نمود کہ بلا آخرہ نتائج ایشان بر آمد شدند۔۔۔۔۔

در سنہ ۱۰۱۴ھ ہند ہم جمادی الآخر ۱۶۰۵ء جلال الدین اکبر فوت کرد۔۔۔۔۔  
اندازہ عمد اکبر از مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ می شود، بنام خان اعظم  
تحریر فرمودہ بود۔

غرمت اسلام تاحدی رسیده کہ کفار بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمان  
می نمایند ولی تماشای اجراء احکام کفر و بداجی اہل آن در کوچہ و بازار می  
کنند و مسلمانان از اجراء احکام اسلام ممنوع اند و در اتیان شراخ  
ند منوم و مطعون۔ بیت

پری نرفته رخ خود بود در کرشمہ و ناز

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چه بو العجبی ست۔

(مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب نمبر ۶۵)

بعد از موت اکبر بتاريخ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۶۰۵ء میلادی جهان گیر تخت نشین شد۔  
چونکہ مریدین حضرت مجدد الف ثانی مقرنین جماگیر بادشاہ بودند فرمان دوازده نکاتی کہ  
جماگیر اورا بعد از تخت نشینی جاری کرده در ان اثرات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ  
بوسط مریدین ایشان بطری آید، مثلاً این نکات :-

۱- ممانعت ہر نوع منکرات و منشیات (در عمد اکبر بادشاہ اشیاء مخدرہ رواج عام بود  
بلکہ بر آتش نگرانی حکومت حاصل بود)

۲- تعمیر نو مساجد و حالی مدارس: (در زمانہ اکبر بعض مساجد و مدارس ویران کردہ  
شدہ بود، و جائش قبضہ شدہ بود)

۳- طہش و عفو عام بر ای اسیران: (در زمانہ اکبر آن کسان را کہ عمل بدشعائر اسلامی  
می کردند عقیدتی کردند مثلاً قصابان کہ گوشت گاؤ را می فروختند و آن زمان  
مسلمانان را کہ پردہ می کردند محکوم بر ندان می کردند)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کہ بنام ارکان دربار جہاں گیری ارسال فرمودند،

تحریک بہ اسلام می کردند، شیخ فرید حزاری را در یک مکتوب تحریر میفرماید -

”بادشاه نسبت به عالم در رنگ دل است نسبت به بدن که اگر دل صالح

است بدن صالح است و اگر فاسد است، فاسد --- صلاح بادشاه

صلاح عالم است و فساد او فساد عالم --- امروز که نوید زوال مایع

دولت اسلام و بختارت جلوس بادشاه اسلام بجوش خاص و عام رسیده

اهل اسلام بر خود لازم دانستند که نمود معاون بادشاه باشند و در ترویج

شریعت و تقویم ملت دلالت نمایند --- (مکتوبات امام ربانی، جلد

اول، مکتوب نمبر ۷ ص ۳۷ ص ۱۹)

نخچه کوشش های تبلیغی و اصلاحی حضرت مجدد الف ثانی رحمه الله این بر آمد که جماعتی  
به شیخ فرید حزاری حکم کردند که یک کتبه علماء را تشکیل داده شود در امور شرعی مشوره ایشان  
بها شامل حال شود --- کدام وقت که این مشوره بجوش باهوش حضرت مجدد الف ثانی  
علیه الرحمه رسید به الفور شیخ فرید حزاری را نوشت :

”شنیده شد که بادشاه از حسن نیت مسلمانانی که در نهاد خود دارند بایشان

فرموده اند که چهار کس از علماء دیندار پیدا کنند که ملازم باشند و میان

مسائل شرعیه میگردند تا خلاف شرع امری واقع نشود الحمد لله

بجانه علی ذلک - (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب ۵۳)

و قتیکه دشمنان اسلام مطلع شدند که مساعی حضرت مجدد الف ثانی علیه الرحمه کامیاب  
خواهد شد سخنها فی سرو پارا بجوشهای جماعتی در مورد حضرت مجدد الف ثانی رحمه الله  
رسانیدند - درین ریشه دو انبساط شیعیه نیز بودند، مردم آزاد خیال نیز بودند و یقیناً مست پرست  
هند نیز خواهد بودند - چنانچه در سنه ۱۰۲۸ هـ / ۱۶۱۹ جمان گیر حضرت مجدد علیه الرحمه  
را بیک بهانه به دربار خود خواست - چونکه از زمانه اکبر جائے سلام رواج سجدہ تقطیسی بود  
که این را زمین بوسی نامیدند - شاه جمان بادشاه را اندیشه بود (که در ان زمان تمام  
شتراده خرم یاد می شد) که حضرت مجدد علیه الرحمه سجدہ نخواهد کرد و درین جرم جلا

قید و بند خواهد شد پس توسط علماء بہ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ الاقدس پیغام ارسال کرد کہ بادشاہ را سجدہ تعظیسی در شریعت رخصت است لہذا شما نیز سجدہ کنید تاکہ از پادشاہ وقت کدام تکلیف بشمارسد مگر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ واضح انکار فرمود گفت سجدہ فقط و فقط برای اللہ جل جلالہ، مجاز است۔ چنانچہ در دربار تشریف آورد و سجدہ نہ فرمود و جمانگیر و تمام درباریان را در حیرت انداخت۔۔۔ باین کردار جمانگیر نہایت ناخوش شد و حضرت را یک سال در قلعہ گوالیار محبوس کرد، و اکثر اقبال درین بیت اشارہ کردہ میفرماید۔

گردن نہ جھکی جس کی جمانگیر کے آگے

جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

(یعنی آن مجدد بحق کہ گردش پیش جمانگیر بادشاہ خم نہد، از گرمی انفاس مقدسہ

ایشان گرمی و حرارت در سینہ ہائے احرار پیدا گردیدہ است۔)

جمانگیر بعد از یک سال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ را بہ کامل اکرام و احترام رہا کرد۔ در اثناء قید و زندان کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ از کدام ہمت عالی، تحمل، بردباری، متانت و استقامت، صبر و سنت یوسفی، کارگرفتہ نہایت حیرت ناک است۔ کدام خطوط را کہ از داخل بدیخانہ بہ مقررین دربار جمانگیری و مخلصین خود تحریر فرمودہ قابل مطالعہ مسجد۔ در ضمن یک مکتوب بہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۰۵۲ھ / ۱۶۳۲م) تحریر دارند۔ ”دولتمندان در ایلام محبوب آن قدر جلاوت و لذت می یابند کہ در انعام او متصور نباشد۔“

”ہر چند کہ دو محبوب اند لیکن در ایلام نفس محبت را مدخلی نیست و در انعام قیام مراد نفس است“

هنياً لا رباب النعيم نعيمها = وللعاشق المسكين ما يتجرع

(مکتوبات امام ربانی جلد دوم، مکتوب ۲۹)

و در یک مکتوبشان کہ ہمام صاحبزادگان خود صادر فرمودہ بود۔

مینویسد :- ”باید که لکھ ”لا“ نفی آلمہ ہائی نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند، مراد طلبیدن دعوی الوہیت خود کردن است، باید کہ ہیج مرادی را در ساحت سینہ خود گنجائش نبود و ہیج ہوسی در عقیدہ نماید تا حقیقت ہدیگی متحقق شود۔۔۔۔۔ حتی کہ خلاصی من کہ بالفعل از اہم مقاصدش است نیز باید کہ مراد شتاباشد (مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۲ صفحہ ۷-۸)

و در یکی از مکتوبات شان کہ بہام خلیفہ خود حضرت شیخ بدیع الدین صادر فرمودہ بود تحریر دارند :

”سالہا بزہیت جمالی قطع مراحل می نمودند الحال بجزہیت جلالی قطع مسافت نمایند و در مقام صبر بلکہ در مقام رضا باشند و جمال و جلال را مساوی دانند۔“  
(مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب نمبر ۶ صفحہ ۱۶)

یک سال بعد حضرت مجدد علیہ الرحمہ را جہانگیر رہا کرد و تا مدت چار سال ایشان را بہ ہمراہ خود داشت شش ماہ پیش از وصال شان از لشکر شانی رخصت گرفت و بہ سرہند تشریف آورد و در عین سرہند در سنہ ۱۰۳۴ھ ۲۸ صفر المظفر از دارقانی بسوی داربائی کوچ فرمود، پیش از وصال بہ اہل و عیال خود وصال خویش خبر داده بودند۔۔۔۔۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در مشائخ طریقت نہایت ممتاز بودند، در احیاء سنت و احیاء شریعت خیلی کارنامہ ہا انجام دادند و تصور وحدۃ الشہود پیش کردہ اساس فکر صحیح نمادند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بیخ کنی بدعات فرمودہ را ہنمائی بسوی سنت فرمودہ اصلاح معاشرہ کردند، رخ تاریخ پاک و ہند و غیرہ را تبدیل نمودند چنانچہ بعد از اکبر بادشاہ، جہانگیر بادشاہ و بعد از جہانگیر بادشاہ شاہجہان بادشاہ و بعد از شاہ جہان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آمد۔۔۔۔۔ دور عالم گیری عروج مساعی ایشان بود۔ حضرت شاہ غلام علی بیہ الرحمہ۔ (م۔ ۱۲۴۰ھ) آن شخصے کہ فیضانش بواسطہ شیخ خالد کردی رحمہ اللہ تعالیٰ در تمام آسیا جاری و ساری است، در صفت حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ میفرماید :

”ایشان مجدد الف ثانی اند و حقائق و وقایق در کثرت معارف الهیہ و فیوض و برکات ایشان و افاضات کثیرہ کہ اصلاح دلہا نمودہ و مقامات عالیہ کہ در طریقہ خود بہا ہما ت حق مقرر فرمودہ اند در ان مقامات قرب الہی است سبحانہ۔“

(مکاتیب شاہ غلام علی دہلوی، لاہور الح ۱۳۵ھ، مکتوب اول ص ۵۱)

عالم جلیل محدث کبیر قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ در توصیف حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماید۔

”و چون ہزار گذشت و نوبت اولو العزم رسید حق تعالی موافق بادت قدیم برای ہزار دوم مجددی پیدا کرد کہ در سائر اولیاء مجددان مثل اولو العزم باشد در انبیاء و رسولان و اور از بقیہ طینت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آفرید و این مقامات و کمالات کہ کسی ندیدہ بود و بطفیل او کمالات در آخر زمان شائع و جلوه گردانیدہ“

”قاضی ثناء اللہ پانی پتی: ارشاد الطالین، لاہور الح ۱۳۵ ص ۶۳)

و مجاہد کبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ میفرماید:

ناصر السنۃ، قانع البدعۃ، سراج اللہ الموضوع لیستضی بہ من یشاء من عبادہ المؤمنین وسیف اللہ المسلول علی اعدائہ من الکفرۃ والمبتدعین الامام العارف الالعی مولنا الشیخ احمد الفاروقی الماتریدی الحنفی النقشبندی السرہندی۔“

(تذکرہ مجدد الف ثانی، لکھنؤ ۱۹۵۹ء ص ۲۳۰۳)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہفت صاحب زادگان و سہ دختران نیک اختران داشتند کہ از آنها حضرت خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم نہایت ممتاز بودند۔ سلطان اور نگیزب عالمگیر از حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ روحہ خلی

فیض حاصل کرد و فرزندش حضرت خواجہ سیف الدین تربیتش کرد۔۔۔ تصانیف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ از بہت تجاوز می کند لیکن از ہمہ اہم ترین کتاب "مکتوبات شریف" است کہ ہمام مکتوبات امام ربانی یادی شود این خزایہ علوم و معارف کہ کے نہ دیدہ و نہ شنیدہ۔ مکتوبات شریف سہ جلد دارد، در جلد اول مشتمل بر ۳۱۳ مکاتیب است، ہمام "در المعرفۃ" نیز شہرت دارد کہ مولانا یار محمد بدخشی این را جمع کردہ است۔ جلد دوم مشتمل بہ "۹۹" عدد مکاتیب است کہ ہمام "نور الخلائق"، نیز شہرت دارد، مولانا عبدالحی المحصاری این را جمع کردہ است۔

جلد سوم مشتمل بر (۲۲۲) مکتوب است این را مولانا محمد ہاشم کشمیری بدخستانی جمع فرمودہ و نام تاریخی این مجموعہ "معرفۃ الحقائق" است این تمام مکتوبات شریفہ در میان ۱۰۲۵ھ و ۱۰۳۱ھ مرتب گردیدہ است و از مقامات مختلفہ طبع گردیدہ است مکتوبات شریف شرح و حواشی و تراجم نیز دارد۔۔۔۔۔ و از مکتبہ التحقیق و غیرہ مکاتب داخل بلاد ترک مترجمہ بزبان ترکی نیز شائع شدہ چنانچہ در ہر صغیر مترجم بزبان اردو شائع شدہ کسی کہ ارادہ اطلاع کامل داشتہ مختص بہ ہمین موضوع داشتہ باشد بہ تألیفات علامہ و اکثر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ مراجعہ باید کرد۔

تأثرات خواجہ محمد ہاشم کشمیری رحمہ اللہ کہ از اجل خلفاء حضرت امام ربانی رحمہ اللہ می بودند بر مکاتیب شریفہ

"این معارف است کہ دفاتر مکتوبات کثیر البرکات و رسائل معادن الفتوحات متضمن آن است و ہر معرفتی از آن شفا بخش دلہای رنجوران و مقرب دوران و مجبوران، نقل آن، نقل ہر محفل، آوازہ شان، آویزہ گوش ہر دل، ہر فقرہ از آن خاتم اسرار فقراء را عمیقینہ، و ہر فصلی از آن جوہر اسرار و صل را خزینہ، اقلام از مباشرت آن ارقام نیستان شکر، از تضمین آن کلمات بوستان از ہر، کاما از شیرینی ان مقام بہ علاوت ایمان ہمدوش، دلما از صفائے آن اسرار بانوار لایزال ہم



# صراطِ مستقیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

ترجمہ فارسی

الحاج محمد یونس باڑی مظہری

ایم۔ اے (فارسی)

نظر ثانی

علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی

م فرمودہ انسان را آفرید<sup>۱</sup>۔۔۔۔۔ کھن آموخت<sup>۲</sup>۔۔۔۔۔ نوشن آموخت<sup>۳</sup>  
 مسلمان<sup>۴</sup> ساخت این احسان عظیم فرمود<sup>۵</sup>۔۔۔۔۔ از پاکی و پاکیزگی و دانائی و حکمت آراستہ و  
 پیراستہ فرمود<sup>۶</sup>۔۔۔۔۔

طریقہ خواستن بر انکس نشان داد و این سخن آموختاند

اهدنا الصراط المستقیم O صراط الذین انعمت علیہم ۱۱

ترجمہ: نشان بده مارا راہ راست راہ ان کسانیکہ تو بایشان انعام کردہ ہستی

برائے این راہ فرمودہ ”این راہ راست راہ راست بر ال بر وید متزلزل نہ شوید

این جادو محبوبان است۔۔۔۔۔ این جادو ماہم است۔۔۔۔۔ این راہ غیر نہ پندارید۔۔۔۔۔  
 ایشان برائے ما مستعد و ما برائے ایشان۔۔۔۔۔ کیچہ آل را دوست دارد۔۔۔۔۔ اور او دوست  
 داریم۔۔۔۔۔ ہر کہ باں نیست با ما نیست۔۔۔۔۔ ایشان با ما پیمان محبت کرڈاند و ما بر ایشان انعام،  
 احسان کردہ ایم۔۔۔۔۔ بے از بر گزیدہ و چنیدہ نفوس قدسیہ او ہم بود کہ زمانہ از نام مجدد  
 الف ثانی اور امی شناسد و یادی کند۔۔۔۔۔ نام نامی ایشان شیخ احمد کالی ثم سرہندی بود۔ در  
 ۱۹۶۱ھ / ۱۵۶۳ء در سرہند شریف (مشرقی پنجاب بھارت) متولد شدہ و ہمیں جادو  
 ۱۳۳۳ھ / ۱۶۲۳ء رحلت فرمود و در شان ایشان ہر سخن خوبی می سزد۔

چنانچہ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال می فرماید

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہاں

اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار<sup>۱</sup>

بر سرمایہ ملت اسلامیہ در ہندوستان آنحضرتؐ نگہاں بودند اللہ تعالیٰ حضرت ایشان را (از

خطر ایچہ در پیش ملت اسلامیہ مادر ہندوستان بودند) باخبر کرد۔۔۔۔۔ برائے قبر مبارکش گفت

وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

آن خاک (قبر شریف) زیر فلک مطلع انوار النبی است

اقبال را پیش ذرات قبر مبارک ایٹاں کو اکب ہم شرمندہ بظری آید

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار<sup>۱۱</sup>

اندریں قبر شریف آل صاحب اسرار آسودہ مستعد کہ ستارہ ہارو روئے ذرات خاک

ایں قبر شریف تجل اند

شان حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بہ چہ طور میان خواہد شد - عقل گنگ می ماند

وحیرت فراواں زندگی از زمین تا آسماں و از آسماں تا ماوراء ارواں دواں می گردد -

مقام ولادت :- ”بلدہ سرحد گویا زمین احیائے من است برائے من چاہ عمیق

تاریک پر کردہ صفتہ بلند ساختہ اندر اکثر بلاد و بقاع آل را ارتقا عدادہ و نورے در اں زمین

و دیعت گشتہ است<sup>۱۲</sup> -

”من بفضل خداوند تربیت یافتہ ام و براہ اجتناب رفتہ سلسلہ من

رحمانی است ---- و طریقہ من سبحانی است<sup>۱۳</sup> حضرت ایٹاں

ماوراء از دائرہ ولایت چمنیں علوم و معارف کہ مقہس است از

مشکوٰۃ نبوت و موعید است بپور کشف و فراست بہرہ مند فرمودہ

اند<sup>۱۴</sup> ---- حضرت ایٹاں را از سیرت شان الحیوۃ کہ مصلحتی است

فوق شان العلم مشرف گردانیدہ شد ---- شان العلم نہریت

کوچک در پہلوئے شان الحیات کہ شیخ آنجا کلبہ دورد کہ در اں

اقامت در زیدہ است<sup>۱۵</sup> -

حضور انور ﷺ ایٹاں را سند خاص مرحمت فرمودہ<sup>۱۶</sup> - و از مقام شفاعت ہم حصہ عطا

فرمودہ حضور اکرم ﷺ ایٹاں را ”صلہ“ قرار دادہ کہ ایٹاں دور افتادگان را شیر و شکر می

کند نگاہ بلند شان بر لوح محفوظ<sup>۱۸</sup> بود - و عالم بر زخ در تحت نظر ایٹاں می ماند - و آن جا

حضرت علیہ الرحمہ عجائبات عالم را چشم خود ملاحظہ می فرمودند<sup>۱۹</sup> - کائنات ہم پیش نظر

ایٹاں بود - شہرہائے بر صغیر کہ در اں انبیاء علیہم السلام مد فون اند پیش ایٹاں روشن

بودند - مستجاب الدعای بودند<sup>۲۰</sup> و از دعائے ایٹاں قضائے مہرم ہم در التواء می افتاد<sup>۲۱</sup>

الغرض مقام (مرتبہ) ایٹاں خیلے بلند واقع است کہ فکر بآنجائے نرسد -

حضرت مجدد الف ثانی قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مستعد ہیں سلسلہ عالیہ بہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ متسی می شود۔ وہر آں چه بر قلب اطہر منور اکرم ﷺ منزل بود حضور ﷺ در سینہ صدیق اکبر انداختہ و ازین است کہ سیدنا صدیق اکبرؓ مظہر اتم حضور اکرم ﷺ۔ اند۔ و برائے عظمت و جلالت و اقریبیت و محبوبیت این سلسلہ عالیہ این نسبت کافی است ۲۲۔

از مطالعہ مکتوبات شریفہ معلوم می شود کہ اللہ تعالیٰ از کجھائے غیبی خود ایساں را فراواں حصہ عطاء فرمود۔ مکتوبات شریفہ بحر زخار اسرار و معارف ہست کہ احاطہ آں ممکن نظر نمی آید۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قافلہ سالار طبقہ عظیم در معاشرہ اند کہ از جہاں نو خبر دادہ اند۔ عظمت اسلام را بلند کردند۔ دل ہار اشیر و شکر کردند۔ برائے (نصرت) اسلام (متاع شان) ایثار کردند۔ آنچه گھنہ برائے خدا گھنہ آنچہ کردند برائے (رضائے) خدا کردند۔ از مخلوق پیچندہ خواستہ شخصیت مقدمہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قائد و راہنمائے این گروہ احرار اند۔ ہمہ در گرد وجود شاں جمع نظر می آید۔

(ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانہ میں)

فقط یہ بات ہے پیر مغاں ہے مرد خلیق)

چرا در میخانہ ہجوم زیادہ است۔ فقط این است کہ پیر مغاں مرد خلیق است

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء)، واز مسلک دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) واز مسلک اہل حدیث۔ نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ / ۱۸۹۰ء) و قائد مسلک بریلوی۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ / ۱۹۲۱ء) و خلیفہ ایساں مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) و شخصیت محبوب از دانشوران دور جدید ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء) الغرض جملہ (اہل علم) در توصیف ایساں (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)۔ رطب اللسان بگرمی آید۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

خراج عقیدت پیش کنال فرمودند ”جلالت شان ایشان بانجار سیدہ است کہ بلاترود  
در بارہ ایشان تو ان گفت ہر کہ اور ادوست دارد مومن و متقی است و کسایکہ باو عداوت کند  
فاجرو شقی است۔“<sup>۲۴</sup>

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی نوشتہ۔ ”این شرفاً جد و جہد ایشان است کہ (امروز)  
من و شمار مسلمان می نامند۔“<sup>۲۵</sup>

(۳) نواب صدیق حسن خان رقم طراز اند ”مرتبہ ایشان در اولیاء اللہ مثل حضرات  
الوالعزم در انبیاء است و طریقہء شال جنی بر اتباع کتاب و سنت است“<sup>۲۶</sup>

(۴) مولانا احمد رضا خان بریلوی ”در مکتوبے بنام مولانا محمد علی موغیری ناظم  
اعلیٰ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ارشادے انہم از حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یاد می دہانند  
و این ارشاد را واجب الاطاعت قرار می دہند مولانا نوشتہ اند :

”شاصونی باصفا ارشاد دے از حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یاد می دہانم و  
امید دارم کہ این ارشاد کہ عین ہدایت ہست اقتضال خواہند کرد۔ حضرت مہر و  
در مکتوبات شریفہ فرمودند :

”فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافر است (۱۰۰)“  
مولانا خدرا انصاف فرمائید کہ شہاء زیدوار اکین (ندوۃ العلماء)  
مصلحت دین و ملت را بہتری دانید یا حضرت شیخ مجدد (علیہ  
الرحمہ)؟۔۔۔۔۔ از خوبی ہائے شہر گز امید نہ دارم کہ این ارشاد  
ہدایت بنیاد را معاذ اللہ باطل خواہد گردانید چون آن حق است  
و لاریب آن حق است چرا قبول نہ خواہد افتد؟<sup>۲۸</sup>

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۷ء) (جد اعلیٰ) عارف  
کامل و فاضل جلیل مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) حضرت شیخ  
احمد علیہ الرحمۃ را نخستین بار مجدد الف ثانی تحریر فرمودہ و برائے منصب مجدد ہزار دوم  
اعلان فرمودہ بود۔ از شیخ محمد عارف مدنی منقول است کہ مفتی ضیاء الدین مدنی دست ہائے

خود راہ سر نمادہ می فرمودند حضرت مجدد تاج سرماہستہ تاج سرماہستہ، عظیم شاعر مشرق و فیلسوف دکتور محمد اقبال از مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ چنداں متاثر بود کہ بناء "تصور خودی" کہ معروف تصور از بودیم تصور "وحدۃ الشہود" کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور اپیش کردہ بودینا کردہ<sup>۲۹</sup>۔ ویرائے فیض حضرت مجدد چنان آرزو کرد۔

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے ہند

اب مناسب ہے کہ تیرا فیض ہو عام اے ساقی<sup>۳۰</sup>

(میخانے ہند از سہ صد سال ہمت اند۔ ساقی! مناسب است کہ فیض شہا کون عام شود) اور در ظلمت کدہ ہند در تلاش متاب سرگردان است ویر در مجدد استادہ عرض می کند

تو میری رات کو متاب سے محروم نہ رکھ

ترے پیانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی<sup>۳۱</sup>

ملاحظہ فرمائید کہ تمام علماء و دانشوران گرد حضرت مجدد الف ثانی جمع اند و خراج عقیدت پیش می کنند۔ در امور یکہ بین المسلمین اختلاف رود اوہ است اگر در روشنی ارشادات حضرت مجدد جائزہ بحیرم از اختلاف سوائے اتحاد پیش قدمی ممکن است کہ حضرت ایشان را تمام محبوب دارند اتحاد جسمانی معنی ندارد۔ اتحاد فکری اتحاد اصلی است۔ مولیٰ تعالیٰ مارا از دولت اتحاد فکری سر فراز بقرمانید تا در فضائے محبت و یگانگت زمیں ممکن شود و روح ہائے بے آرام را پیغام سکون داد اسود۔

انکوں دربارہ مسائل اختلافیہ اقتباسات از مکتوبات فارسی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پیش کلمہ ہر کس واضح گردد کہ باطل چیست و حق کجا است؟ و صراط مستقیم بدست آید

### عقیدہ

از عقائد صحیحہ و خیالات راست کشت قلب کلفتہ می باشد اگر عقائد درست نباشند و خیالات پرانگندہ باشند زندگی بے کیف می شود چوں مستی شباب زائل شود انسان ہم گشتہ ہلری آید زندگانیش عذاب می گردد مایوسی با احاطہ می کنند۔ انکہ از خاک پیدا شدہ بود پس

در خاک می رود۔۔۔۔۔ در غبار گم شود۔۔۔۔۔ این چه انجام است و چه زندگی است  
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در باب عقائد چنان اظهار خیال فرمودند کہ ”غسٹین  
ضروریات بارباب تکلیف تصحیح عقائد است بروفق آراء علماء اہلسنت و جماعت“<sup>۳۳</sup> شکر اللہ  
سعیہ کہ نجات اخروی و اہمہ باتباع آراء صواب نمای این بزرگواران است۔

## خالق و مخلوق

در بارہ ذات باری تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ این تصور دارند کہ  
”اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود موجود است و تمام اشیاء از ایجاد او  
تعالیٰ شانہ موجود اند“<sup>۳۴</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در بارہ وحدانیت او تعالیٰ شانہ چنان اظهار خیال  
فرمودہ کہ از اوراک عوام خیلے بلند واقع است۔ در مکتوبے میفرماید : توحید عبارت از  
تخلیص قلب است از توجہ مادون او سبحانہ و تعالیٰ تا ز مایعہ دل را اگر فتاری ماسوی متحقق  
است اگر چه اقل قلیل باشد از ارباب توحید نیست<sup>۳۵</sup>

مزید میفرماید! آری از واحد کھن دو سخن کہ در تصدیق ایمان معتبر است لابد است<sup>۳۶</sup>  
حقیقت توحید در نظر حضرت مجدد الف ثانی این است کہ از قلب موحد خیال غیر  
اللہ ہم ہر وں شود (و ہر آن شے کہ مسلمان را از خدا غافل کند غیر اللہ است) یقیناً ہر کہ  
خدا را یک می گوید و یک می داند او ہم موحد است۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بآنها اختلاف دارند کہ نقائص و عیوب را نسبت بہ  
ذات حق می کنند چنانچہ فرمودند :

”صفات نقائص از جناب قدس او تعالیٰ مسلوبست و او تعالیٰ از  
صفات و لوازم جواہر و اجسام و اعراض منزہ است زمان و مکان و  
جست را در حضرت او تعالیٰ گنجائش نیست اینہا ہمہ مخلوق او ہند“<sup>۳۷</sup>

بعضے از غیب برائے خدا تعالیٰ نفی کنند کہ چیزے ازو مخفی نیست :

”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے اس تصور را تردید کرده جنیں میفرماید حق تعالیٰ در کلام مجید خود را بعلم غیب خود می ستاید و خود را عالم الغیب می فرماید نفی علم غیب کردند ازو سبحانه ہمیار مستقیم و مستعتر است و فی الحقیقت تکذیب است حق را سبحانه“<sup>۲۸</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ معراج جسمانی حضور انور ﷺ را قائل اند۔ او بایں ہم قائل اند کہ حضور اکرم ﷺ دیدار باری تعالیٰ فرموده۔ و آں ہارا تکذیب می کنند کہ رویت باری تعالیٰ را قائل نیند زیرا کہ در حیات دنیاوی رویت باری تعالیٰ واقع نمی شود۔ حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبے تحریر فرمودند :

”رویت آل سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در شب معراج در دنیا واقع نشده است بلکہ در آخرت واقع شدہ زیرا کہ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام در آن شب چون از دائرہ مکان و زمان بیرون جست و از تنگی مکان بر آمد ازل و ابد را آن واحد یافت بدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید اہل بہشت را کہ بعد از چندین ہزار سال بہ بہشت خواهند رفت در بہشت دید<sup>۲۹</sup>۔“

## تعظیم و تکریم قرآن

در دور جدید بعض ممالک اسلامیہ کہ از سازشائے بین المللی متاثرند تعظیم و تکریم قرآن لازم نہ دارند..... بے باکانہ بر زمین می مانند۔ در حالی کہ تعظیم و تکریم قرآن عظیم از قرآن و احادیث ہم ثابت است۔ ہمیں است کہ چارہ صد سال مسلسل قرآن کریم محترم بود۔ و نیز در تمام ممالک اکنون ہم احترام ملحوظی دارند۔ متاسفانہ! تعظیم و تکریم قرآن اختلافی مسئلہ نہ بود۔ از سازشائے دشمنان اسلام فعلاً اختلاف دریں ہم رومی نماید موقف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دریں باب خیلے معقول و مدلل است۔ می فرماید۔

”قرآن کلام خداست جل سلطانہ کہ بلباس حروف و صوت در آورده بر پیغمبر ماعلیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام منزل ساخته است و عباد ربان امر و نسی فرمودہ چنانچہ ما کلام نفسی خود را توسط کلام و زبان در لباس حرف و صوت در آورده بظاہر بیسازیم و مقاصد خفیہ خود را در عرصہ ظہور سے آریم همچنین حضرت حق سبحانہ کلام نفسی خود را بے توسط کلام و زبان بقدرت کاملہ خود لباس حرف و صوت عطا فرمودہ بر عباد فرستادہ است و او امر و نواہی خفیہ خود را اور ضمن حرف و صوت آورده بر منصہ ظہور جلوہ دار است پس ہر دو قسم کلام کلام حق باشند جل و علا نفسی و لفظی و اطلاق کلام بر ہر دو قسم بطریق حقیقت باشد چنانچہ ہر دو قسم کلام نفسی و لفظی بطریق کلام ماند۔ نہ آنکہ قسم اول حقیقت است و ثانی مجاز۔ زیرا کہ مجاز را نفی جائز است و کلام لفظی را نفی کردن و کلام خدا ناگھن کفر است“

## شریعت و طریقت

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبات شریعت را اہمیت بسیار دادہ اند و این خیال را باطل قرار دادہ اند کہ شریعت و طریقت دو حقائق جداگانہ اند در نزدیک ایٹال۔ ”شریعت طریقت است و طریقت شریعت است“ شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند“ و در حقیقت از یک دیگر جدا نیست۔“ در مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الل دربار پادشاہ اکبر و بادشاہ جمابگیر و وزراء و خواص و عوام ہمہ را سوائے شریعت متوجہ ساختند و از اہمیت این آگاہ فرمودند۔ از مکتوبات شریفہ چند اقتباسات پیش می کنیم تا این اندازہ معلوم شود کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اتباع حضور انور ﷺ را برائے مسلمانان چه انداز اہم خیالی فرمایند۔

(۱) ”مشائخ مستقیم الاحوال! ازین قسم سخنان تنزہ مینمایند و در جمیع

مراتب شریعت و طریقت و حقیقت اطاعت حق سبحانہ و تعالیٰ را  
در اطاعت رسول او میدانند و اطاعت حق سبحانہ کہ غیر اطاعت  
رسول اوست علیہ الصلوٰۃ والسلام عین ضلالت می انگارند<sup>۲۲</sup>

آدمی تاز ماییمہ بدنس تعلقات پراگندہ مملوٹ است محروم و  
مہجور است تصقل مرآت حقیقت جامع از رنگ محبت مادون او  
عزوجل لابدست و بہترین صیقلہا در ازالہ آل رنگ اتباع سنت سنیہ  
مصطفویہ است علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کہ مدار این بر دفع  
عادات نفسانی و دفع رسوم ظلمانی است۔<sup>۲۳</sup>

(۲) خلاصی بے اتباع محبوب رب العالمین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ  
افضلھا من التسلیمات اکملھا ممکن نیست<sup>۲۴</sup>

(۳) ”آنچہ ہر دہکار خواہد آمد متابعت صاحب شریعت اوست  
علیہ الصلوٰۃ والسلام۔“<sup>۲۵</sup>

(۴) وامت او بواسطہ متابعت او خیر الامم گشتہ است و اکثر اہل جنت  
شدہ فرد لدولت متابعت۔ او پیش از جمیع امم بہ بہشت خواهد  
در آمدند و تنعمات خواهد حاصل کردند<sup>۲۶</sup>

(۵) اگر دریں دو امر رسوخ دارند ہیچ غم نیست (۱)۔ متابعت  
صاحب شریعت غرا علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام (۲)۔ سو کہ از اعتقاد و  
محبت شیخ طریقت واقف باشد<sup>۲۸</sup>۔

در بعض ممالک اسلامیہ کلام لفظی را کلام اللہ تسلیم نمی کنند و لے بہ نزدیک حضرت  
محمد الف ثانی علیہ الرحمۃ آن کلام اللہ است۔ اللہ تعالیٰ ما را در حضور خودش با ادب سازد  
آمین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چون اوراق قرآنی بر آوردند آل ربو سیدند و بر سر شاں  
نہادند معلوم نیست سماچہ شدہ و از کجا بخارفتہ ایم؟

## سجدہ تعظیسی

درباب سجدہ تعظیسی موقف حضرت سجدہ الف ثانی یقیناً صریح است۔ می فرماید :

بعینے از فقہا ہر چند سجدہ تہیت بسلاطین تجویز نموده اند اما لائق حال  
سلاطین عظام آنست کہ دریں امر حضرت حق سبحانہ تعالیٰ تواضع  
نمایند و این نہایت تذلیل و انکسار را بغیر او تعالیٰ تجویز بحد حضرت  
حق سبحانہ تعالیٰ عالمی را مسخر ایشان گردانیده است گو محتاج ایشان  
ساختہ شکر این نعمت عظمیٰ جا آورده تواضع چنین کہ بتی از کمال  
عجز و انکسار است۔<sup>۲۹</sup>

بغیاب قدس او تعالیٰ مسلم دیند و دریں امر با او شرکت نجویند۔  
ہر چند جمعے، تجویز این معنی می نماید اما حسن تواضع ایشان باید کہ  
تجویز این معانی بحد

بادشاہ جہانگیر (۱۰۲۸ھ / ۱۶۱۸ء) در دربار خود طلب کرد۔ حضرت ایشان از  
سجدہ تعظیسی انکار فرمودند۔ در پاداش اس صحتہائے قید و بند برداشت فرمودند و لے  
پیش غیر اللہ سر را خم نہ فرمودند۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
جس کے نفس گرم سے گرمی احرارہ<sup>۵۰</sup>  
کیجھ گردنش پیش جہانگیر خم نہ شدہ  
از نفس گرم لو جوش احرار تا حالی موجود است

## نور و بشر

اللہ تعالیٰ در قرآن مجید حضور اکرم ﷺ را بیک مقام "نور" فرمودہ و در جائے  
دیگر ہنر گفتہ "انسان حیران است چه بجوید و چه نہ گوید۔ اس حیرانی ہم باعث اختلاف

گشت۔ در ہنر شدن ”نور“ را اللہ تعالیٰ ایں حکمت میان فرمودہ کہ ہنر ار را در اں حال انس پیدا شود کہ ہادی و راہبر ہم در لباس ہنری می باشد۔ لہذا فرمود اگر فرشتہ را نبی کردے اور اہم بہ شکل مرد فرستادے۔ ہم شک کردے چنانچہ الحال ماندہ اند<sup>۵۳</sup>۔

مشیت ایزدی ایں است ہر کہ برائے ہدایت انسان فرستادہ شود اگر چہ نور باشد در شکل انسانی و لباس ہنری خواہد فرستادہ شد۔ حقیقت ایں است محبین و پرستاران در حقیقت محبوب جستجو نمی کنند بکہ بہ حسن و جمال محبوب جاں فدای کنند دین فطرت محبت است و تقاضائے ایمان ایں است کہ مثل یہود و نصاریٰ و مشرکین نظر بر لباس ہنری مجدد نہ ماند نظاں و ہیچاں درین باب موقف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خلیے واضح است چنانچہ میفرماید۔

باید دانست کہ خلق محمدی و رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسب ندارد کہ او  $\text{ﷺ}$  با وجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ و علی آلہ و صلوة و السلام ”خلقت من نور اللہ (تخلیق من از نور الہی شدہ)“<sup>۵۴</sup>

مجبوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را ہنر گفتند در رنگ سائر ہنر تصور نمودند ناچار منکر آمدند (چناں کہ کفار انبیاء علیہم السلام را بہ مثل دیگر انسانا شمار کردند و کمالات نبوت را منکر شدند<sup>۵۵</sup> در مکتوب دیگر فرمود۔)

عوام شمارکت صوری را ملاحظہ نمودہ خواص بکہ اخص الخواص ہا در رنگ خود ہا تصور کردہ در مقام انکار و اعتراض می آیند و محروم میمانند“<sup>۵۶</sup>۔ در یک مکتوب تحریر دارند

مجبوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم را ہنر گفتند در رنگ سائر ہنر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحب دولتان کہ اورا علیہ الصلوٰۃ و السلام بعوان رسالت و رحمت عالمیان دانستہ و از سائر الناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند راز اہل نجات آمدند۔<sup>۵۷</sup>

## حیات دنیا و آخرت

اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمانان را بفضله از خوشگوار زندگانی بسر ساخته۔ ۵۸ شہداء را مرثیہ حیات جاوید ال دادہ ۵۹۔ محبین و محبوبین را از خوشگوار حیات دنیا و آخرت خوشنود فرمودہ ۶۰ (درین حال) در بارہ حیات ہائے انبیاء علیہم السلام چہ باید گفت بچنان ہیئت حیات طیبہ امام الانبیاء تاجدار دو عالم کسی نمی تواند رسد۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ و حیاتہ انبیاء علیہم السلام اظہار خیال کنان فرمودند۔

”الانبياء يصلون في القبور شنيدہ باشند کو حضرت پیغمبر ما علیہ و علی آلہ السلام شب معراج چوں بر قبر حضرت کلیم علی نبی و علیہ الصلوٰۃ والسلام گذشتہ دیدند کہ در قبر نمازی گزارند و چوں با سماں رسیدند کلیم را آنجا یافتند معاملہ این موطن عجیب و غریب دارد“۔

در مکتوبے تحریر دارند

و درین ایام چوں بتقریب فرزندی اعظمی مرحوی (محمد صادق) نظر بآن موطن بسیار کردہ می شود اسرار غریبہ بظہور می آید کہ اگر شہہ ازال در گفت آید باعث قہنہا گردد۔۔۔۔۔ می فرمودند۔۔۔۔۔

قبر نیز روضہ ایست از ریاض جنت ہر چند عقل کوتاہ اندیش در تصویر آں عاجز باشد۔ چشم دیگر است کہ تماشائے این اعجوبہا سے نماید“ ۶۲

## نور

سایہ جسم اطہر حضور انور علیہ و آلیہ و آلہ و سلم بودیانیہ بود۔ درین ہم اختلاف موجود است۔ موقوف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ایس است :-

چون وجود آنسر در علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام در عالم ممکنات باشد بلکہ فوق ایس عالم باشد تا چارہ اور اسایہ نبود نیز در عالم شہادت سایہ

شخص از شخص لطیف ترست و چون لطیف تر از اوے در عالم نباشد  
 اور اچھ صورت دارد و علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و تسلیمات۔<sup>۶۳</sup>

## عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

حضور انور ﷺ محبوب و مطلوب، کبریا اندازیں جہت مجتہش مطلوب شدہ و اطاعتش  
 منو کہ گشتہ بایں ہمہ اختلاف موجود است و از تعظیم منع می کند۔ حضرت مجدد الف ثانی  
 علیہ الرحمۃ سخنے دلپذیر گفتند فرمودند۔

عظمت بزرگی ایشان را دریں دنیا چہ شناسند کہ حق با مطلق دریں دار  
 ابتلا مستترج است و حق با مطلق مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشان  
 معلوم خواهد گشت کہ امام پیغمبر ال باشند و صاحب شفاعت ایشان و  
 آدم علیہ السلام و من دونہ ہمہ تحت لوائے ایشان بوند۔<sup>۶۴</sup>

## علم عطائی

ماچہ و علم ماچست؟ ---- بیچ است۔ کسایچہ از اساتذہ آموختہ اند و در کتابها خواندہ  
 اند ما از اندازہ علم ایشان قاصریم۔۔۔۔۔ و در بارہ علم آنها کہ اللہ تعالیٰ از کر مش خود درس  
 دادہ و آموختہ چہ تو ال گفت،<sup>۶۵</sup> حال غلامان ایشان چنین است کہ اگر نظر بر علم شان کنیم  
 حیران می مانیم۔ ازیں غلامان یکے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہم بودند۔ آنحضرت  
 علیہ الرحمۃ فرمودند۔<sup>۶۶</sup>

از انعامات حق جل سلطانه چہ نوید و چساں شکر آں نماید علوم و  
 معاینچہ افاضہ میشود و توفیق خداوندی جل شانہ اکثر آں در قید کتابت  
 مے آید و بسمع ال و نا ایل میرسد اما سرار و وقائع کہ بایں متمیز است  
 شمه از ال بظہور نمیواند آورد بر مز و اشارت نیز از ال مقولہ سخن

نہیں دیکھ کر فرزند ہی اعزی کہ مجموعہ معارف فقیر است و نسی  
 مقامات سلوک و جذبہ رمزے ازین اسرار دقیقہ باو در میان نمی آرد  
 بہ شیخ تمام در استتار آن میکوشد بآنکہ میدانند کہ فرزند ہی از محرمان  
 اسرار است و از خطاء غلط محفوظ لمانچہ کند کہ وقت معانی زبان را میگردد  
 لطائف و خائف اسرار لب ہارا میگردد و بھنق صدری و لا یطلق لسانی  
 نقد وقت است آل اسرار نہ از قبیل اند کہ در بیان میاید بھکہ در بیان  
 می آرنند۔

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہر زہ نیست = ہم قصہ غریب و حدیث عجیب است  
 این کہ مادر استتار آن می گوئیم مقتبس از مشکوٰۃ نبوی انبیاء است علیہم  
 الصلوٰۃ والتسلیمات و ملائکہ ملا اعلیٰ علی مینا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات  
 شریک این دولت و از متابعان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر کہ ربایں  
 دولت مشرف سازند ہریرہ رضی اللہ عنہ می گوید کہ من از رسول  
 خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نوع علم اخذ نمودم یکے از اں دو علم آں  
 ست کہ در میان شما منشر ساختم و علم دیگر را اگر منتشر سازم حلقوم  
 مرا بھرند و آن علم دیگر علم اسرار است کہ فہم ہر کس باں نہرسد ذلک  
 فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم <sup>۱۶</sup>۔

از اقتباس بالا معلوم می شود کہ مولا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام را از علم خاص خود عطای  
 فرمودہ در قرآن کریم <sup>۱۷</sup> این امر بارہاند کور شدہ است۔ این ہم معلوم شد کہ بہ طفیل  
 متابعت مقدارے ازین علم باغلاماں ہم از اں می شود۔ نیز بایں علوم فہم عوام نتواں رسد۔  
 لھذا راجع بعلم انبیاء علیہم السلام گفتگو کنیم و از علوم و معارف ایشان انکاری کنیم ما طفل نادان  
 بھتری آئیم۔ در بیان علوم غیبیہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد الف ثانی فرمودند۔۔۔۔۔  
 در حیات ظاہری حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چیزے کہ آں را غفلت گویند

وجود ندانی آنست که غافلاں را ہوشیار کند۔ کسے کہ خود غافل رہے  
خبر بود چگونہ دیگران را با خبر تو اں کرد۔<sup>۶۸</sup>

## محبت رسول ﷺ

روزے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تلاوت قرآن پاک فرمودند کہ آیت بست و  
چہار از سورۃ توبہ پیش ایصال آمد کہ در ان از مسلمانان برائے خدا و رسول چنین محبت مطلوبہ  
است کہ بالمقابل آل محبت والدین و برادران و ازواج و اقرباء و حب مال و دولت، مال تجارت و  
خانہائے پر شکوہ و دلہند ہمہ ہیچ نظر آیند۔ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) فرمودند۔  
”از خواندن اس آیت کریمہ گریہ بسیار مستولی شد و خوف غالب  
آمد دریں اثنا مطالعہ حال خود نمود و دید کہ بکچ یکے ازینہا گرفتاری  
ندارد۔“<sup>۶۹</sup>

محبت صادق دیوانگی و جنوں می خواہد۔ حیات چیست؟ مجذوبی خیال و نظر۔۔۔۔۔  
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس حدیث (شریف) را در مکتوبات نقل فرمودہ اند۔

لن یومن احدکم حتی یقال له انه مجنون

ہرگز کسے صاحب ایمان نہ خواہد شد حتی کہ اورا دیوانہ گفتہ نشود۔<sup>۷۰</sup>

کمال محبت حضور اکرم ﷺ اس است کہ اس محبت محبوب خدای سازد۔<sup>۷۱</sup>  
حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در ذکر این موضوع یک نکتہ نفیس بیان فرمودند۔  
در ہر چیز کہ اخلاق و شائل محبوب یافتہ می شد آں چیز نیز بہ جمعیت محبوب، محبوب می  
گردد و بیان اس رمز است در کریمہ

فاتبعونی یحببکم اللہ<sup>۷۲</sup>

پس در متابعت او علیہ الصلوٰۃ والسلام کوشیدن منجر مقام محبوبیت آمد۔<sup>۷۳</sup>

ما بہ اتباع کامل مامور شدہ ایم۔۔۔۔۔ اتباع در اعمال و اقوال احوال و اذواق۔ در محبت

و نفرت ہم اتباع کنی۔ باکے کہ آنحضرت (ﷺ) محبت فرمودند۔ باو محبت کلمہ --- واگر  
 نفرت فرمودند باو نفرت کلمہ۔ این احسن استعمال جذبات است

## میلا د شریف

مختصین محفل ذکر رسول را اللہ تعالیٰ آراستہ فرمودہ۔ بعد ازاں انبیاء علیہم السلام  
 در امتہائے شاں محافل منعقد فرمودند تا در آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام این محفل را  
 آراستہ فرمودہ<sup>۴۵</sup> نیز خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم ہم  
 آراستہ فرمودند<sup>۴۶</sup>۔ بعد ازاں صلحائے امت بر سنت الہیہ و سنت انبیاء عمل کنان محافل  
 را ترتیب دادند۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بہ چنین محفل اجازہ داند و فرمودند۔  
 ”باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود در نفس قرآنی خواندن بصوت حسن و در قصائد نعت و  
 منقبت خواندن چه مضائقہ است“<sup>۴۷</sup>۔ ”مزید فرمودند ممنوع تحریف و تغیر جروف قران  
 است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تردید صوت بان طریق الحان با تصفیق مناسب آن کہ  
 در شعر نیز غیر مباح است اگر برہے خوانند کہ تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود در قصائد  
 خواندن شرط مذکور تحقیق نگردد و آراہم بغرض صحیح تجویز نمایند چه مانع است۔“<sup>۴۸</sup>

آن روز کہ در خواب سعادت زیارت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میسر شود حضرت  
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ آل روز را روز جشن می شمارند۔ چنانچہ روزی حضرت مجدد  
 الف ثانی علیہ الرحمہ را در خواب زیارت تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب شدہ۔  
 سند اجازت مرحمت شدہ و از شفاعت حصہ عطاء فرمودہ شدہ و حضرت را مثل فرزندان  
 محرم داخل حرم شریف کردہ شود۔ ازین سعادت حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ  
 چنداں مسرور شدند کہ از لشکر جہانگیر خانہ تحریر فرمودند:

شکر اللعنة۔ امروز طحاہمائے مملون فرمودہ ایم کہ بروحانیت آل

سرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام ہر ندو مجلس شادی سازند<sup>۴۹</sup>۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در بعض مکاتیب از مولود خوانی منع فرمودند۔ یک

سبب ہمیں است کہ در مکتوب بالا بیاں شدہ۔ دیگر ایں کہ عارف کامل برائے مرید طیب روحانی است و طیب برائے بقائے صحت مریض را از بعضی ماکولات و مشروبات نفیس ہم بازی دارد۔ کے راہ آن اعتراض نیست۔ ایں پر ہیز عارضی می باشد و بعد از صحت جسمانی اجازہ دہا میشود۔ کیفیت مریض روحانی ہمیں است برائے صحت روحانی از بعضی اعمال جائز ہم تاوقت معین بازداشتہ می شود چوں صحت میسر گشت پاہند یہاں داشتہ می شود۔

### شفاعت

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نہ محض بہ شفاعت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بہ شفاعت ہر اہم قائل اند۔ حضرت مجدد الف ثانی را حضور صلی اللہ علیہ بجرم خود از شفاعت حصہ عطا فرمود۔<sup>۸۰</sup> در مکتوبے تحریر فرمودند در ان روز شفاعت نیکان در حق بدال باذن حضرت رحمان جل سلطانہ نیز حق است و غیر فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات "شفاعتی لاهل الکبائر من استی" یعنی شفاعت من اہل کبائر راست۔<sup>۸۱</sup>

### محبت اہل بیت و صحابہ

محبت اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابع محبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم است کہ با حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محبت دارد اور لازم است کہ ہر فردے و ہر چیزے را کہ منسوب بہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم است محبوب گرداند۔ ایں فطرت محبت است کہ محبت دوستاں و اشیاء محبوب را دوست دارد لہذا ہر کہ با تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت صادق (راخ) دارد یقیناً او اہل بیت و ازواج مطہرات و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم را ہم محبوب می داند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حدیثے از حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرمودہ۔

فاطمۃ بضغۃ منی فمن اغضبها اغضبنی<sup>۸۲</sup> (فاطمہ پارہ کوشت من



ابغضہہ یعنی محبتیکہ باصحاب من متعلق شدہ  
 است ہمان محبت است کہ بمن تعلق گرفتہ  
 است و ہمچنین بغض ایشان ہمان بغض است کہ  
 من متعلق گشتہ است - ۸۶

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ دربارہ اہل بیت و صحابہ کرام این احادیث شریفہ  
 را نقل میفرماید -

بہمی جانب اہل بیت میل بسیار دارند و دیگرے جانب صحابہ کرام - چنانچہ اگر کسی با اہل بیت  
 محبت کند اور اشیعہ می گویند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ این خیال خام را تردید می کند -  
 نیلے جاہے باشد کہ اہل سنت و جماعت را از محبان حضرت امیر نہ اند - و محبت امیر را  
 مخصوص بر فضلہ دارد محبت امیر بر فضل نیست تبری از خلفائے ثلاثہ بر فضل است و بیزاری  
 از اصحاب کرام نہ موم و قابل ملامت است امام شافعی میفرماید : ”لو کان رفضاً حب  
 آل محمد فلیبشہد الثقلان انی رافض“<sup>۸۸</sup> -

حضرت مجدد الف<sup>۸۹</sup> ثانی مزید فرمودند عظمت و بزرگی ایشان از درین نفاذ چہ شناسند  
 کہ سخن با مبطل درین ابتدا مزج است حق باطل مخلوط در روز قیامت بزرگی ایشان معلوم  
 خواهد شد<sup>۹۰</sup>

## تفصیل شیخین

دور آخر حضرت مجدد الف ثانی دور جہانگیر بود - نور جہاں ملکہ جہانگیر بادشاہ از مرقہ شیعہ  
 بود پدر نور جہاں ”دیوان کل“ بود و اورش آصف جاہ ”وکیل مطلق“ بہ سبب اختیار و اقتدار  
 ایشان این خیال بر سر زدہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم از حضرت صدیق و حضرت عمر  
 فاروق رضی اللہ عنہما افضل اند در اہل حالیکہ فضیلت ایشان (شیخین کریمین) از حدیث ثابت  
 است - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تردید این خیال فرمودند و گفتند :-

افضلیت ایشان بر تیب خلافت است افضلیت حضرات شیخین

باجماع اصحابہ و تابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کرده اند۔۔۔۔۔  
 حضرت امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میفرماید کہ کبیرہ مراد اہل بکر و عمر  
 فضل بدهد مفتری است اور اتا زیانہ زخم چنانکہ مفتری  
 رازنید“ (ج ۳، م ۱۷؛ ج ۲، م ۶۷)

الحاصل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را افضل  
 ترین ورامت محمدیہ میدانند بعد آل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، افضل ترین اند۔

### محبت و صحبت اولیاء

اللہ تعالیٰ در آغاز قرآن کریم ذکر صالحین فرمودہ<sup>۹۱</sup> نیز دوستان خود را بیان نمودہ۔  
 درجات و مقامات بلند و کمالات ایشان ہم مذکور شدہ<sup>۹۲</sup>۔ مقصود ذکر ہمیں است کہ ایشان  
 را باید یاد و آرید۔ دوست دارید و اجتناب کنید۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ خود عارف  
 کامل بودند و اس ادراک در عہد کہ صحبت اولیائے کاملین عظیم نعمت الہی است۔ چنانچہ  
 در مکتوبے فرمودہ اند۔

محبت اس طائفہ کہ متفرع بر معرفت است از اجل نعم خداوندی  
 است جل سلطانہ تا کدام صاحب دولت را بایں نعمت مشرف  
 سازند“<sup>۹۳</sup>

در مکتوب دیگر فرمودہ اند :

برکات محبت ایشان را چه شرح دہد۔ چه سعادت ست کہ دوستان  
 خدا جل و علا کسی را قبول نمایند چه جائے آنکہ محبت و قرمت فخرمت  
 ممتاز سازند (ہم قوم لائشعی <sup>چلہم</sup>) بالجملہ ایشانرا غنیمت شمردند و  
 آداب محبت را مراعی دارند تا موثر اند<sup>۹۴</sup>۔

در مکتوبے سوم فرمودہ اند :

و توجہ تام است مرئی خود کہ وسیلہ اس دولت اوست در حضور و

غیبت رعایت آداب و مسائل اس دولت عظمیٰ را نیک نمایند۔ وسیلہ  
اس بزرگواراں را وسیلہ رضائے حق سازند<sup>۹۵</sup>۔

یکے از دوستان حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در سلطنت مصعبیہ قبول کرد  
حضرت اور تحریر فرمودند :

”کناسی فقرا بہ از صدر نشینی اغنیا است امروز اس سخن معقول  
شما شود یا نشود آخر مقبول خواهد شد و فائدہ نخواہد داشت“<sup>۹۶</sup>

دریں شک نیست کہ صحبت مرشد کامل عظیم نعمت الہی ات اس راز بعد از و الہی  
ایشاں آشکارا شود۔ آخر دریں سبب بود کہ ہمایوں بادشاہ بہ دامن شاہ محمد غوث  
گوالیاری وابستہ شد و بادشاہ شاہجہاں بہ دامن حضرت میاں میر علیہ الرحمۃ منسلک شد۔ نیز  
اورنگ زیب عالمگیر بہ دامن حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمۃ وابستہ بود و دکتور محمد اقبال از  
قبر انور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فیض یافت و در دنیا داعی انقلاب اسلامی گشت۔  
انکار کردن از صحبت اولیاء در حقیقت انکار کردن از زندگی است۔ کیسہ لذت  
صحبت و محبت کاملین نہ چشیدہ است معذور است او از یک حقیقت عظیم بے خبر است۔

## تصرفات انبیاء و اولیاء

اس سخن سادہ باسانی بفہم می آید۔ کیسہ با مختار قریب تر باشد اختیار او افزوں می باشد و  
با قادر قریب تر است قدرتش مستوی شود۔ اگر بقوی قریب تر است خود ہم قوی ترمی  
گردد۔ در دنیا اس مناظر اکثری ہمیشہ۔۔۔۔۔ انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم  
محبوب خدا هستند۔ لہذا حسب درجات و مقامات بجزم او تعالیٰ شانہ قوت قدرت اختیار و  
تصرف خود را بروئے کاری آرند۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مورکتوبے مشاہدات حیرت انگیز خود را بیان نمود۔

”مدتے بود کہ یاراں از احوال حضرت خضر علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ

واستفساری نمودند فقیر را چون اطلاع بر احوال ایشان کما یجبی  
 نداده بودند در جواب توقف می کرد۔ اتفاقاً امروز در حلقه با مدادی  
 بنام که حضرت الیاس و حضرت خضر علی نبینا و علیهما الصلوٰۃ  
 والتسلیمات بصورت روحانیان حاضر شدند و بتلقی روحانی حضرت  
 خضر فرمودند که ما از عالم ارواحیم حضرت حق سبحانه و تعالی ارواح  
 ما را قدرت کامله عطا فرموده است که بصورت اجسام متمثل شده  
 کارهای که از اجسام بوقوع می آید از ارواح ما صدور می یابد۔“<sup>۹۷</sup>  
 در جواب استفسار در باب تصرفات اولیاء اللہ فرمودند :

”پرسیده بودند که پیر صاحب تصرف مرید مستعد را تصرف خود  
 ممراتے کہ فوق استعداد اوست تو اندر سائید یا نہ؟ بے تو اندر  
 رسانید اما بآن مراتب فوق کہ مناسب استعداد اوست نہ ممراتے  
 کہ مبالغہ استعداد او باشد“<sup>۹۸</sup>

خلاصہ کلام این است کہ در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ انبیاء علیہم  
 السلام و حضرت اہل اللہ رحمہم اللہ تصرف می فرمایند۔ لہذا این عقیدہ درست نیست کہ  
 ایشان بعد مردن در خاک رفتہ خاک شدند۔

### وسیلہ انبیاء و اولیاء

انسان بدون وسیلہ یک قدم پیش نتواند در حاصل کردن روزی خود، و خوردن و  
 رفتن، نوشتن و خواندن برائے ہر کار وسیلہ لازم است۔ دور جدید دور وسائل است،  
 مسافت ہائے طویل و گفتگو (گفت و شنید بہ فاصلہ دور و دور از اجت و وسائل آسان شدہ بلکہ  
 در فراق بہرہ مند از وصال شدیم۔ اگر وسائل را ترک کنیم سفر زندگی یک بہ یک ختم می  
 شود۔ اللہ تعالی از کرم خود و وسائل را پیدا فرمودہ ما را باید کہ شکر گزار شویم۔ اگر چہ او از

لطف خود بدون وسیلہ ہم تو اے و نواز د بایں ہمہ فرمودہ است کہ باو وسیلہ تلاش کنید و در راہ او جہاد کنید تا آنکہ فلاح میسر شود (وابتغو الیہ الوسیلۃ و جاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون -)

برائے حصول قرب او تعالیٰ وسائل تلاش کنید - وسیلہ اعمال صالحہ وسیلہ صالحین - چون عمل صالح وسیلہ می شود صالحین بدرجہ اولیٰ وسیلہ خواہد شوند چرا کہ عمل تابع اوست و او تابع عمل نیست - وسیلہ اختیار کنید تا با مراد شوید - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بارہا ذکر وسیلہ فرمودند وسیلہ محبوبان الہی --- در مکتوبے تحریر فرمودہ اند کہ بے واسطہ آل سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصول بہ مطلوب محال است <sup>۱۰۱</sup> -

در مکتوبے بنام قلج اللہ پسر قلج خاں گورنر پنجاب تحریر فرمودند -

بہر حال رشتہ محبت ایں طائفہ را از دست نہ بد و التجاء تضرع بایں قوم شعار خود سازد و منتظر باشد کہ حق سبحانہ تعالیٰ بتوسل محبت ایں طائفہ محبت خود مشرف سازد و بہ تمام جانب خود کشد و ازیں فرخندہ بالکل خلاص <sup>۱۰۱</sup> سازد و در مکتوبے تحریر فرمودہ اند - درویشانی کہ قدم راسخ در شریعت دارند و از عالم حقیقت نیک شناسانند از ایشان ہمتے باید طلب نمود و مددے باید جست تا عنایت حق سبحانہ از در چہ ایشان ظاہر شدہ تمام جناب قدس نمائی جذب نماید و مخالفت را در وے گنجائش نماند <sup>۱۰۲</sup> -

در مکتوبے دیگر تحریر فرمودہ اند <sup>۱۰۳</sup>

”چشمیں ارباب حاجات از اعزہ اعیاء اموات در مخائف و ممالک مدد با طلب می نمایند و می ہنند کہ صور آل اعزہ حاضر شدہ و دفع بلیہ ازیں ہا نمودہ است - گاہ ہست کہ آل اعزہ را از دفع آل بلیہ اطلاع

یاد دگاہ نبود:

مزید فرموده اند:

”وہم چش مریہاں از صور مثالی پیراں استفادہای نمایند و حل مشکلات می نمایند“<sup>۱۰۳</sup>

کسانیچہ دریں باب شک یا حث کنند حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خطاب فرمودند<sup>۱۰۵</sup> -

در حالیچہ غلامان را وسیلہ و واسطہ می دانند چرا انبیاء علیہم السلام بالخصوص تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و واسطہ نمی توان دانند - قرآن تائید و تصدیق می کند<sup>۱۰۶</sup> - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ میفرماید<sup>۱۰۷</sup> -

”وصول بآں درجہ ایثاں را مربوط بہ تبعیت آں نبی است علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتحیات خلاف امت نبی کہ بتوکل او برسد آں پیغمبر در میان حائل است“

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودند کہ در ادائیگی فرض ثواب مقرر است ولے اگر کسی باین بین فرض اداء کند کہ این صدقہ است از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم او بہ برکتہماے اضافی سرفرازی شود - چنانچہ فرمودہ اند<sup>۱۰۸</sup> -  
شخصی کہ ادائے فرض از فرائض نماید مع ذلک نیت متابعت نیز و گوید این فرض را نبی ما ادا کردہ است ما ہم میکتیم بر این تقدیر امیدست کہ سوائے ثواب ادائے فرض ثواب متابعت جدا یابد و آں نبی مناسبت پیدا کردہ از برکات او استفادہ نیز نماید -

مادرین دو ہم افتادہ ام کہ خیال آمدن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم در نماز چسان است ؟  
و چش سخن ز نیم کہ زباں رایارائے نقل نیست و قلم ہم نتوان نوشت - بہر حال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودند کہ در ادائے فرض کسیچہ خیال را اجانب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بر دو باین نیت نماز خواند کہ ابتدائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم این نماز خواندہ ہار نمود و این نماز از درجہ سنت تاجہ فرض رسیدہ است یقیناً از ثواب متابعت و برکات زائدہ مستفیض خواهد گشت -

## مخائل عرسا

از قرنمائے چند در عالم اسلام ایسے رائج است کہ بزایام وصال بزرگان دین دریاد ایشان محفل منعقد می کنند۔ عبادت قرآن کریم و ورد کلمہ طیبہ و درود پاک و نعت و منقبت می خوانند مذکر مبارک اللہ سبحانہ ورسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم ہم می شود چنین مخائل را "عرس" می گویند۔۔۔۔۔ و برائے آراستن مخائل دریاد محبوب خدا امرے در قرآن موجود است۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام را فرموده اند و ذکر بنایام اللہ "اللہ تعالیٰ و ملائکہ ادب ذکر محبوب پاک صلی اللہ علیہ و سلم می کنند" پس ہر آنچه کہ در عرس میشود بر ای آن در قرآن و حدیث تائید است، ممانعت نیست۔۔ عرس حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ مرشد گرامی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در دہلی منعقد میشود"۔ حضرت مجدد الف ثانی دریں شرکت می فرمودند چنانچہ در مکتوبے تحریر دارند۔

"در ایام عرس حضرت خواجہ جیو قدس سرہ حضرت بہ دہلی رسید

عاطر داشت کہ در ملازمت علیہ نیز برسد دریں اثنا خبر کوچ منتشر

گشت بضرورت توقف نمود چند کلمہ نامریط تصدیق دہ گشت"۔

بعد وصال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پسر حضرت ایشان و مرشد عالم گیر اورنگ زیب علیہ الرحمۃ (حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ) عرس والد ماجد خود منعقد می فرمودند۔ چنانچہ در مکتوبے فرمودند۔

"چند روز ایس مسکین را از درد آرام است چنانچہ در رتھ مخوف خود

نشست برائے چند ساعات مجلس عرس پیرد شگیر (حضرت مجدد

علیہ الرحمۃ) قدس سرہ حاضر شدم"۔

ازیں اقتباسات معلوم شد کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در عرس شرکت فرمودند۔ و در سر ہند صاحبزادگان حضرت ایشان عرس حضرت والد ماجد منعقد فرمودند و خود شرکت فرمودند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مخالف عرس نہ بودند۔ البتہ مخالف آن امور غیر مشروع کہ درال شامل گردیدہ اند مگر این صورت محض بہ عرس مخصوص نیست ہر آن تخیل کہ درال ارتکاب غیر مشروع امور را اند مخالفست جوابہ نمونہ پیش آیت

موسیقی را با تکلف اجازت می دهند --- و قویاً میباید مزار میرزا وادارند - درین باب موقوف  
حضرت مجدد الف ثانی این است -

آیات و احادیث و روایات فقهیه در حرمت غنایمبار است حدیکه  
احصائے آن معذراست مع ذلک اگر شخصی حدیث منسوخ یا  
روایات شاذه را در باحیثه سرود میاردا اعتبار نباید کرد که بی فقهی در پیچ  
و تپی وزمانے فتوے باحیثه نداده است <sup>۱۴</sup> -

## چادر پوشی

چیزے را جامه پوشانیدن علامت نکریم آن است - حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم  
بیت اللہ را غالباً بر دیمانی پوشانیده - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبر انور را چادر پوشانیده -  
قرآن کریم را ہم غلاف می سازند و در غلاف می داند ---

زن و مرد را پوشاک استعمال کردن، و زنان را از چادر جسم را پوشیدن جمله از نشان  
ہائے نکریم وجود انسانی است مع ہذا بر بستر چادر ہائے نفیس و بر فرش نفرتی برائے اعزاز و  
اکرام اہل خانہ یا مہمان عزیز است، ہمیں کے را اعتراض نیست تحائف ماکولات و  
مشروبات فرستد آن ہم از خوان پوش پوشانیده اند، الغرض چیزے را بہ جامه پوشیدن  
علامت نکریم آن شے است - بعض علماء محتاط بر قبر بزرگان دین بہ ضرورت یک چادر  
انداختن را اجازہ دادہ اند چون بوسیدہ شود چادر دیگر تبدیل کنند <sup>۱۵</sup> -

حسب خواہش جہانگیر بادشاہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ از ۱۰۲۹ھ تا  
۱۰۳۳ھ ہر کاب او بودند - درین اثناء حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مزار اقدس حضرت  
خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مراقب بودند، خادمان چادر مزار مبارک را تبدیل  
کردند، چون حضرت مجدد علیہ الرحمۃ از مراقبہ فارغ شدند خادمان مزار مبارک آن چادر  
را خدمت حضرت ایشان پیش کردند - حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ آہ سرد  
کشیدند و فرمودند -

لباسے ازین نزدیک بہ حضرت خواجہ نہ بود لاجرم آن را سا لطف  
نمودند برائے تلمیذین نگاہ داشتہ باش <sup>۱۶</sup>

ازیں واقعہ چند امور واضح شدہ۔ اولاً ایٹم بم قبر شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ چادر سے پوشانیدہ می شود۔ ثانیاً ایس کہ چادر تبدیل گشتہ می شود ثالثاً ایس چادر از محفل (دیبا) در چشم و از زر دوزی یافتہ نہ شدہ بود و رابعاً حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ایس چادر را خوشی قبول فرمودند، تبرک شمار کردند، برائے کفن خود محفوظ فرمودند۔ اگر چادر پوشی نزدیک ایٹال جائز نہ بودے ہرگز آن را قبول نہ فرمودے۔۔۔۔ تصدیق تبرکات از قرآن کریم عیاں است، ذکر تہوت سکنہ در قرآن کریم موجودہ است دریں تہوت تبرکات حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام بودند، ملائک ایس را برداشتند۔<sup>۱۸</sup> تقدیس ایس تہوت محض از تبرکات بود۔

## ایصال ثواب

بعد مردن انسان را سلسلہ آمدنی اش بمتہ شود۔ البتہ حسب الارشاد حضور انور ﷺ از نیکی ہائے دیگران، اموات را بقیماً نفع می رسد لہذا بزرگان دین طریقہ ایصال ثواب را اختیار کرده اند ایس را منع کردن چنین است کہ از امداد معذور و مجبور انسان منع کردن و این سرتاسر ظلم است۔ معاملہ خواص یا اخص الخواص چیز دیگر است۔ عام مسلمانان مردگان برائے اعمال خیر از عزیزان شان منتظر میباشند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے میفرماید۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما للميت  
في القبر الا كالغريق المتغوث فينتظر دعوة تلحقه  
من اب او ام او اخ او صديق فاذا لحقته كان احب  
اليه من الدنيا وما فيها۔<sup>۱۹</sup>

از متعدد احادیث مبارکہ تائید ایصال ثواب می شود حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے تحریر فرمودہ اند کہ ایٹال چشم خود ملاحظہ فرمودہ اند کہ از ایصال ثواب مرحومین مستفیض می شوند۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ خود طعام پختہ و ایصال ثواب مے<sup>۲۰</sup> کردند۔ و فاتحہ مروجہ ہم می دادند چنانچہ در مکتوبے تحریر فرمودہ اند "نیازیکہ بدرویشاں فرستادہ بودند نیز وصول یافت فاتحہ سلامت خواندہ شد"<sup>۲۱</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ را معمول بود کہ طعام را پختہ میکرد مخصوصاً بر وحانیت مطہرہ اہل عباسانہ فاتحہ خواندہ و ثواب بدیہ فرمودند۔ بارے دگر بہ زیارت حضور انور ﷺ مشرف شدند۔ فرمودند "من طعام در خانہ عائشہ می خورم ہر کہ مرا طعام فرستد خانہ عائشہ فرستد۔"<sup>۱۲۲</sup>

بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا را در اہل بیت شریک می کردند چنانچہ فرمودند۔

فقیر حضرت صدیقہ را در اہل طعام شریک نمی ساخت بعد ازاں حضرت صدیقہ را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہل بیت اند شریک می ساخت و جمع اہل بیت توکل نمود"<sup>۱۲۳</sup>

ایصال ثواب در معاشرہ ماہم رائج است۔ در ان قرآن کریم می خوانند و ورد کلمہ طیبہ و درود شریف میکنند برائے مرحوم جانور ذبح می کردند اہتمام طعام می شود<sup>۱۲۴</sup> بعض گوشت این ذبح را حرام می گویند کہ این با کسی منسوب شدہ است اگرچہ بوقت ذبح بر این نام خدا خواندہ بود۔ حالانکہ بر حلت این در قرآن واضح حکم موجود است بلکہ منع کنندگان را از حد تجاوز کنندگان قرار دادہ شدہ است۔ ما قرآن حکیم را نظر اندازی نکنم و از دل فیصلہ طلب می کنم۔ ارشاد ربانی است۔

وما لکم الا تاکنون مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل  
لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ وان کثیراً  
یضنون باہواء ہم بغیر علم ان ربک ہوا علمہ  
بالمعتدین<sup>۲۵</sup>۔

ترجمہ شمارچہ شد کہ از آن نمی خورید کہ اسم اللہ تعالی بر آن خواندہ شدہ است۔ آنچه بر شما حرام است مفصل بیان شدہ است الا چارہ ندارید۔ یقیناً بدون علم اکثر از ہوائے خود گمراہ می کنند۔ بے شک پروردگار تو از حد تجاوز کنندگان۔ را خوب می داند۔" در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی ایصال ثواب و فاتحہ جائز است و حضرت ایشان ہم بر آن عامل هستند۔ وان اللہ تعالی لیدخل علی اهل القیور من دعاء اهل الارض امثال الجبال من الرحمۃ ان ھدیہ الایاء الی الاموات الاستغفار۔

## بدعات

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر اتباع سنت چنان قدر اہمیت می دادند ہمیں قدر برائے پر ہیز کردن از بدعات ہدایت می کردند۔ اس ہدایت کردن مثل آن طبیب حاذق است کہ مریض را از اشیاء مباح ہم پر ہیز تجویز می کند۔ موقف حضرت ایشاں در بارہ بدعت خیلے پر از حکمت و تدبیر است۔ برائے ادراک این موقف یک پس منظر تاریخی را پیش نظر باید داشت و حقے کہ اکبر بادشاہ بر شعائر اسلامیہ حکما قدغن عائد کرده بود۔ کفار و مشرکین و عقل پرستہ استیلا حاصل کردند دریں گردو پیش حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریک احیائے سنت را آغاز فرمودند (ہر آن کہ و میداشتند) سنت ہائے مردہ را زندہ ساختند۔ یقیناً یک سنت بر ہزار ہا مستحبات و مباحات فوقیت دارد حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ میفرمودند :

”پس بزرگترین خیرات سعی در ترویج شریعت است۔ و احیاءِ حکمی از احکام آن علی الخصوص در زمانیکہ شعائر اسلام مخدوم شدہ باشند (کردہ ہا در راہ خدا عزوجل و علا خراج کردن بر آمد آل نیست)

حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ یقیناً بہ زندہ کردن سنت ہائے مردہ را ہدایت فرمودہ اند و لے بحال حزم و احتیاط مادر رواج دادن مستحبات و مباحات ہم حزم و احتیاط را ملحوظ نہ داریم۔۔۔۔۔ در مکتوبے فرمودہ اند۔

”در احادیث صحاح آمدہ است ہر کہ احیائے سنت نماید بعد ازاں کہ عمل بان سنت مرتفع شدہ باشد آنکس را ثواب صد شہیدست (از بجا بزرگی اس عمل را دریاہند) اس قدر دقیقہ رعایت کنند کہ کار با احتیاط قنہ بچند و یک حسہ باعث ظہور بسیار سینہ نگردد کہ آخر الزماں ست و اوان ضعف اسلام“ (ج ۳، م ۱۰۵)

ماگر از حزم و احتیاط مجددانہ و مومنانہ بیگمار رواج می دہیم بسیارے از قنہا رفع خواهد<sup>۱۲</sup> شوند در دور انحطاط سنت ہا ترک کردن و در بدعات منہمک ماندن را حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ برائے ملت مناسب خیال نمی فرمودند و برائے خویش ہم از اجتناب بدعات و دعائی کردند۔ در مکتوبے تحریر دارند

”از حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بھنرع وزاری والتجا وافتقار وذل وانکسار  
 وستر وجمار مسالت می نماید کہ ہرچہ دریں محدث شدہ است و  
 مبتدع گشتہ در زمان خیر البشر و خلفاء راشدین او نبودہ علیہ و علیہم  
 الصلوٰۃ والتسلیمات و اگرچہ آل چیز در روشنی مثل فلق صبح بود این  
 ضعیف را با جمعی کہ باو مستند اند گرفتار عمل نگرداند و مفتون حسن آل  
 مبتدع بحد“ (بحر مت سید الختار والہ الامداد علیہ و علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام) <sup>۱۲۸</sup>

حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب دیگر بدعت چنین اظهار خیال فرمودہ:  
 این وقت کہ ضعف اسلام ست تحمل ظلمات بدع صورت ندارد و اینجا  
 فتویٰ متقدمین و متاخرین متمشی نباید ساخت چہ ہر وقت را احکام علیحدہ  
 است۔ درین وقت عالم بواسطہ کثرت ظہور بدعت در رنگ دریا  
 ظلمات بظہر می آید و نور سنت با غمت و ندرت در آن دریائے ظلمانی  
 در رنگ کرہائے شب افروزی گردد۔“ <sup>۱۲۹</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بدعات حسنة را قائل اندولے آل بدعات راحنة قرآنمی  
 دهند کہ بہ کم و بیش کردن سنتے بوجود آمدہ است۔ موقف حضرت ایشاں علیہ الرحمہ این است  
 ”باید دانست کہ بعضے از بدعتہا کہ علماء و مشائخ آل راحنة دانستہ اند چون نیک ملاحظہ  
 نمودہ می شدند معلوم می شود کہ رافع سنت اند۔“۔۔۔۔۔ علیٰ ہذا القیاس سائر  
 المبتدعات والمحدثات بانہا زیادات علی السنۃ ولو بوجه من الوجوه  
 والزیادۃ نسخ والنسخ رفع۔۔۔۔۔ این حال تمام محدثات و مبتدعات است کہ  
 بر سنت اضافہ است۔ زیادتی بہ کدام نوع کہ باشد نسخ است و نسخ رفع سنت است <sup>۱۳۰</sup>  
 غالباً در مورد ہمین انواع بدعات در حدیث وارد است :-

قال علیہ السلام ما احدث قوم بدعة الارفع مثلها من السنة۔ رواہ  
 احمد <sup>۱۳۱</sup>۔۔۔۔۔ در حدیث دیگری آمدہ است۔ عن حسان قال ما ابتدع قوم بدعة  
 فی دینہم الا نزع اللہ من سنتہم مثلها ثم لا یعیدها الیہم الی یوم  
 القیمة <sup>۱۳۲</sup>۔

و بعد عابیحہ بہ کمی پیشی کردن در سنتها ایجاد نہ شدہ حضرت مجدد الف ثانی آن را تائید میفرماید و این حدیث شریف را دلیل پیش می کنند قال علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام ”من سن سنة حسنة فلها اجرها و اجر من عمل بها“ در شرح این حدیث پاک فرمودند ”و همچنین ہر عملے نیک کہ از امتیال بوجودے آید اجر آن عمل چنانچہ بحال می رسد بہ پیغمبر کہ واضح آن عمل است نیز ہماں قدر اجر و اصل می گردد و بے آنکہ از اجر عال چیزے نقصان کنند“<sup>۱۳۴</sup>

سبحان اللہ! چوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ماغلاماں را بہ ایجاد کردن کار نیک اجازت عطا فرمودند لہذا اجر ہر عمل نیک کہ از امت محمدیہ ظہور یابد اجر آن بہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواہد رسید فی الواقع آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم قاسم سعد خود تقسیم می فرماید و خود ما را خوش می سازند حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در قبول کردن یا نہ کردن مستحبات و مباحات از کاملین و انحصار الخواص یا در فرض قرار دادن مستحبات و مباحات برائے ایشان حکمتہائے عجیب و غریب میان فرمودہ اند۔ بدعات کہ برائے رضاء اللہی رائج می شوند در قرآن بہ مواظبت برال امرے موجود است<sup>۱۳۵</sup>۔ چنانچہ در مکتوبے میفرماید۔

”بہاست کہ در بعضے اوقات ادائے بعضے از عبادت ناقلہ را غیر مرضی

یابد و حرک آل ماذون گردند۔ گاہے نوم رلبہ ایضہ فہمد،.....“<sup>۱۳۶</sup>

درین مکتوب شریف مزید میفرماید :-

چوں حرکات و سکنات این بزرگواران مربوط بہ اذن است ناچار نوافل دیگران نیز فرائض ایشان باشند مثلاً یک فعل نسبت بہ یک شخص حکم شریعت نقل است و ہماں فعلی نسبت بہ شخص دیگر حکم الہام فرض۔ پس دیگران گاہے ادائے نوافل مینمایند و گاہے امور مباحہ میکردند و این بزرگواران چوں کار را با ماذون مولیٰ جل سلطانہ میکنند ہمہ از فرائض ادائی یا بد مستحب و مباح دیگران فرض ایشان است ازیں جا علوشان این بزرگواران باید دریافت“<sup>۱۳۷</sup>

المختصر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ قائل آن بدعات نیستند کہ بچی و پیشی بہ سنت ایجاد شدہ اند۔ سوائے این بدعات دیگر بدعات حسنہ را جو از استحباب قائل اور اند

بلکہ نزدیک حضرت ایٹاں علیہ الرحمۃ بعض اوقات بروئے بزرگوار ان ایس بدعات حسرت  
بتائید الہام در درجہ فرض شوند، بایں ہمہ در عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ  
در زمان زوال و انحطاط ملت اسلامیہ محض بر سنت عمل باید کرد۔ کہ بدون دور کردن ازالہ  
مرض، استعمال غذا نقصان رساں ثابت می شود چنانچہ در مکتوبے فرمودند :-

”لول ازالہ مرض خود باید ساخت کہ مربوط بذکر نفی و اثبات است  
بعد ازالہ عبادات و حسنات دیگر کہ در رنگ غذائے صالح اند  
مریدن را، باید پرداخت۔ پیش از زوال مرض ہر غذا کہ تناول  
نمایند فاسد و مفسد است“<sup>۱۳۸</sup>

## امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و تقلید

ممنزل رسانیدن رہبر و رہنما منتخب می سازند۔ این تقاضائے حکمت و دانائی است،  
راہنمایک می باشد، بیک وقت دورا رہنمائی باشند، لہذا اہل اسلام ائمہ را راہنمائے شان  
ساختند بروز قیامت، حوالہ ائمہ، مطلوب خواہیم شد<sup>۱۳۹</sup>۔ این ائمہ عظیم نعمت و رحمت الہیہ  
اند، ایں چہار ائمہ از یک چشمہ صافی فیض یافتہ اند<sup>۱۴۰</sup>۔ چر اما جام بر جام نہ نوشیم؟۔۔۔۔۔ تقلید  
اہم ضرورت حیات است۔۔۔۔۔ این تمدنی و معاشرتی ضرورت نیز است کہ بدون  
ازین چارہ نیست۔۔۔۔۔ آنانکہ بر افکار انسانی و معاشرت انسانی نظر عمیق دارند ازین انکار نتوانند  
کرد۔۔۔۔۔ حوالہ دین و ملت آل ذات مستحق ترین تقلید است کہ قریب ترین عہد نبوی باشد۔  
در فہم قرآن و حدیث ممتاز ترین باشد۔۔۔۔۔ لاریب آل شخصیت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ  
(م ۱۵۰ھ) است۔۔۔۔۔ در شان او چہ باید گفت۔۔۔۔۔ چون آیہ دوم و سوم سورۃ جمعہ از قرآن  
حکیم نازل شدہ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم در تفسیر این آیات شریفہ اشارہ<sup>۱۴۱</sup> بہ امام  
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرمودند چنانچہ ذکر ایٹاں در قرآن و حدیث وارد است۔ جد امجد ایٹاں  
از خاندان نبوت و عا د فیض حاصل کردند<sup>۱۴۲</sup>۔۔۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ  
از زیارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرف بودند<sup>۱۴۳</sup> و ازال کسب فیض ہم فرمودند<sup>۱۴۴</sup>  
حضرت ایٹاں رضی اللہ عنہ آل نادر مجموعہ ہائے احادیث و فتاویٰ را کہ صحابہ رضی اللہ عنہم  
بدون فرمودہ بودند چشم خود ملاحظہ فرمودند۔ و عظیم ذخیرہ احادیث در آل زماں بدون  
فرمودہ کہ بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف و غیرہ کتب احادیث

مدون نہ شدہ بودند<sup>۱۴۵</sup>۔ در کوفہ لشکر بہ مند صحابی رسول فقہ الامت حضرت عبد اللہ بن مسعود مشرف شد<sup>۱۴۶</sup>۔۔۔۔۔ سالہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ غور و فکر کردہ مسائل را مستحب فرمودند و عظیم ذخیرہ قانون شریعت عطا فرمودہ بر فقہائے آئندہ احسان فرمودہ<sup>۱۴۷</sup>۔۔۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ از تابعین سابقون الاولون رضی اللہ عنہم و رضو عنہ بودند<sup>۱۴۸</sup>۔ عمد مبارک آنجناب از بشارت خیر القرون مشرف شد<sup>۱۴۹</sup>۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ عظیم محسن ملت اسلامیہ مستعد۔ سعادت مند ان ممنون محسن می باشند۔۔۔۔۔ بدخت و بد نصیب احسان را فراموش میکند۔۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ ازاں سعادت منداں ملت اسلامیہ مستعد کہ احسانات امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ را یاد داشته و ملت اسلامیہ را از بے مثال تقویٰ و علم ایشان آگاہ فرمودہ اند۔ در مکتوبے تحریر میفرمایند۔

”امام اعظم کوئی رضی اللہ عنہ بواسطہ ترک ادبے از آداب و ضو نماز چهل سالہ را اقتضا فرمودہ<sup>۱۵۰</sup> ہر مائید کسے کہ در زہد و تقویٰ بایں مقام باشد کہ در مقابل او یک جماعہ علماء دور جدید ہم نمی توانند عمل کنند اگر چنان شخصے لائق امامت امت نہ بود کی خواهد بود۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ تحریر فرمودہ اند کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فیض یافتہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ بودند<sup>۱۵۱</sup> روئے ابن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ انہ سأل جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہم (منقول است کہ از امام ابو حنیفہ کوئی رضی اللہ عنہ کہ او پر سید از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) بمن فیض خانوادہ نبوت ہمیں است کہ فقہ حنفی را خیلے بلند کرد۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مشاہدت روحانی خود بیان فرمودہ اند۔

نیز معلوم شد کہ کمالات ولایت را موافقت بقہ شافعی است و

کمالات نبوت را مناسب بقہ حنفی۔“<sup>۱۵۲</sup>

نیز دریں مکتوب فرمودند :-

دریں وقت حقیقت سخن حضرت خواہ محمد پار سا قدس سرہ معلوم

شد کہ در ”فصول ستہ“ نقل کرده اند کہ حضرت عیسیٰ علیٰ مریا و علیہ

الصلوة والسلام بعد از نزول مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمل خواهد کرد<sup>۱۵۳</sup>۔

ظاہر این کلام عجب در نظری در آید و لے مکتوب دیگر تشریح فرمودہ اند :-  
 ”آنچه خواجہ محمد پار سادہ ”فصول ستہ“ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علی  
 نبیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول مذہب امام ابی حنیفہ عمل خواہد  
 کرد۔ یعنی اجتہاد روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ تقلید  
 ایں مذہب خواہد کرد۔ علی نبیہ و علیہ الصلوٰۃ کہ شان لو علی نبیہ و علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام از اہل بلند تراست کہ تقلید علماء امت فرماید“<sup>۱۵۳</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ استقامت امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)  
 در پیروی سنت را ذکر فرمودند :-

”عجب معاملہ است امام ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم  
 است و احادیث مرسل را در رنگ احادیث مند شایان متابعت می  
 داند و بر رائے خود مقدم میدارد و ہمچنین قول صحافی را بواسطہ شرف  
 صحبت خیر البشر علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام بر رائے خود مقدم  
 می دارد و حال دیگران نہ چنین اند۔“<sup>۱۵۵</sup>

ازیں است کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آن مقام حاصل فرمود کہ دیگران  
 آنچنان نمی توانند رسد چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ در مکتوبے تحریر فرمودند :-  
 ”مثل روح اللہ مثل امام اعظم کونی است رحمۃ اللہ علیہ کہ ہر کت  
 ورع و تقویٰ و بدولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط  
 یافتہ است کہ دیگران در فہم آل عاجزانہ“<sup>۱۵۶</sup>

ورع تقویٰ و کمال در اتباع سنت نبوی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ را در یائے  
 دیگران فقہ ساخت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ فرمودہ اند۔  
 ”بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بظہر کشفی  
 در رنگ دریائے عظیم مینماید“<sup>۱۵۷</sup>  
 مزید فرمودند :-

و بظاہر ہم کہ در ملاحظہ می آید سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی  
 حنیفہ<sup>۱۵۸</sup> اند علیہم الرضوان“

در بیان شان اجتهاد حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مجدد الف ثانی  
علیہ الرحمہ مورکتوبے برائے مخالفین فرمودند۔

مجتہدات اور ابواسطہ وقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند اور ا  
واصحاب اور اصحاب رائی پندارند کل ذالک لعدم الوصول  
الی حقیقہ علمہ ودرایتہ وعدم الاطلاع علی فہمہ۔۔۔۔۔  
و فرست امام شافعی بحر شہ از وقت فقاہت او علیہ الرضوان  
دریافت کہ گفت ”الفقہاء کلہم فی الفقہ عیال ابی  
حنیفہ“<sup>۱۵۹</sup> وائے از جز آتما قاصر نظر ان کہ قصور خود بہ دیگرے  
نسبت منباید<sup>۱۵۹</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ در اظہار تاسف حق جانب بودند چون انکار کردن  
از تقلید بزرگواران عظیم الشان و اختیار کردن پیشوا و امام عالم دور جدید را از روی انصاف  
و دانائی خلاف معلوم میشود۔ برائے فہم مطالب قرآن و حدیث یک عالم می باید۔ برائے  
تکمیل این ضرورت فطری خیر القرون را ترک نمودن و تقلید کردن عالمی از شر القرون  
عمل خیلے حیران کن است ہم چنین ورع و علم حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ را  
اعتراف نمودن و از تقلید ایشان رضی اللہ عنہ روگردانیدن مزید حیرت انگیز باشد۔  
دوران مذکورہ بہ جنس مخالفین حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرمودند۔

”حق سبحانہ تعالیٰ ایشان را توفیق دہاد کہ آزار راس دین و رئیس اہل  
اسلام نہنایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکند“<sup>۱۶۰</sup>

مردریں مکتوب مخفیہ دل پذیر (فکر انگیز) تحریر فرمود۔

جماعہ کہ این اکابرین را اصحاب رائے میدانند اگر این اعتقاد دارند کہ  
ایشان بہ رائے خود حکم میکردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند  
پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال و مبتدع باشند بلکہ  
از جریمہ اہل اسلام ہر دن لاند۔ این اعتقاد ہست مگر جائلی کہ از جہل خود  
بے خبر است یا زندگی کہ مقصودش ابطال شرط دین است“<sup>۱۶۱</sup>

حقیقت این است کہ افکار و نظریات کہ در ملت اسلامیہ انتشار پیدا کردہ اند۔ یا قن افکار و

نظریات کہ الحبل المتشار پیدا می کنند آن یادگار دور غلامی اند۔ آزادی ماہم از دور غلامی کم نیست لہذا حقیقت آن افکار و نظریات را اندازہ کردن دشوار نیست۔۔۔۔۔ یہ نزدیک را تم در دور جدید افکار ہائے نو بہ نو کہ بہ ہر سطح دینی بظہور آمدن گرفت، تعلق بہ محض سیاست دارند۔ ہمیں موضوع میسرے می توانند ہوئے۔ اس ایک سازشے بین المللی است کہ جملہ عالم اسلام درین دام افتادہ است۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تقلید را برائے ملت اسلامی لازمی قرار می دهند در عقیدہ ایشان اولیاء اللہ و صوفیاء باوجود عظمت ہر بزرگی ایشان خود پایندہ تقلید ہستند۔ در مکتوبے تحریر فرمودند :-

”ارباب ولایت خاصہ یا عامہ مومنان در تقلید مجتہدان بر او اند کثوف والہامات ایشان را مرتبت نمی بخشند و از ربقہ تقلید نمی بر آرد و ذوالنون و بسطامی و جنید و شبلی بازید و عمر و یحیی و خالد کہ از عوام مومنانند در تقلید مجتہدان در احکام اجتہاد یہ مساوی اند آری عزیت این بزرگواران در امور دیگر است۔“<sup>۱۳۲</sup>

اللہ اکبر! در نظر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مقام حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ چہ قدر بلند است کہ جلیل القدر اولیاء کرام ہم مکلف بہ تقلید ایشان ہستند۔ برائے دیگران چہ گفتہ شود۔

چوں در باب اتباع ائمہ اربعہ یا اسلاف صالحین گفتگوی شود بعضی حضرات می گویند ”کفار و مشرکین ہم چنان گفتہ بودند۔۔۔۔۔ ساقین این راجح است آباؤ اجداد ما بدین عامل بودند۔۔۔۔۔ اللہ اکبر! آباؤ اجداد کفار و مشرکین ہم کفار و مشرکین بودند۔ اقوال ایشان را با آباؤ اجداد مسلمانان کہ پاکباز پارسا بودند منطبق کردن بلکہ معاذ اللہ بالفاظ دیگر صالحین را مثل مشرکین و کفار گفتن چہ قدر گستاخی است۔ مولیٰ تعالیٰ برائے اتباع این پاکبازان در سورہ فاتحہ ہدایت فرمودہ ہست۔ وائے بر گویندہ کہ نداند چہ گفت!“<sup>۱۳۳</sup>

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بدون اتباع و پیروی سلف صالحین نجات اخروی را ناممکن قرار دہند در مکتوبے فرمودہ اند :-

”خلاصہ مواظب و زبدۃ نصاب اختلاط و انبساط باہل تدین و ارباب تشریح است تدین و تشریح مربوط بسلوک طریقہ حقہ اہل سنت و جماعت است

کہ فرقہ ناجیہ اندر درمیان سازِ فرقِ اسلامیہ نجات بے متابعتِ اس  
 بزرگوارانِ محال است و فلاح بے اتباعِ آرائی۔ لہذا ممتنع دلائل عقلی و نقلی  
 و کشفی بریں معنی شاہد است کہ احتمالِ تخلف ندارد۔ اگر معلوم شود کہ  
 شخصے بر لہ دلتہ خرد لہ از صراطِ مستقیم اس بزرگواران جد افتادہ است  
 صحبت لاسم قاتل باید دانست و مجالست لور از ہر افعی باید از گاشت“<sup>۱۶۴</sup>

حضرت مجدد الف ثانی جعفر مودہ اند۔ یقیناً صحبت چنان پر آگندہ خیالات بر حضرات  
 عمر رسیدہ و مسلمانان صحیح العقیدہ اثر اندازی شود۔ ہمیں مشاہدہ راقم نیز است حضرت  
 مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ از صحبت چنیں آزاد خیالات بہ سختی منع فرمودند۔ چون در زمانہ  
 ایشان سے آزاد خیال و بے لگام مسلمان در دور اکبر بادشاہ ہم سر بر زدہ بودند۔۔۔۔۔ اگر ایمان  
 و اسلام را دوست دارید نصائح حضرت مجدد علیہ الرحمہ باید یاد دارید۔  
 در مکتوبے فرمودہ اند :-

”طالب علم بے باک از ہر فرقہ کہ باشند، لصوص دین اند، اجتناب از صحبت اینہا نیز  
 از ضروریات است، ہمہ فتنہ و فساد کہ دریں پیدا شدہ است از شومی اس جماعت است کہ  
 بواسطہ حطام دنیوی آخرت خود را بدادہ اند۔“<sup>۱۶۵</sup>

انسان از صحبت ساختہ یا باختہ می شود۔ لہذا در صحبت نیک و بد تمیز کردن انسان را  
 انسان می سازد۔ اگر این تمیز نہ بودے انسان۔ انسان نہ بودے (انسان را انسان بودن  
 میسر نمی شود) اللہ تعالیٰ ما را توفیق اتباع نقوش قدم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ عطا  
 فرماید۔ نقش قدم شان صراطِ مستقیم است افکار و خیالات ایشان جبل اللہ اند۔  
 دریں دور تاریک انتشار و افتراق جبل اللہ را اگر بہ مضبوطی بچمیریم، قدم بر قدم  
 رویم منزل در انتظار ما است۔۔۔۔۔

۲۱ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

۱۴ نومبر ۱۹۹۶ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲ / ۱۷ سی۔۔۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ سوسائٹی

شب جمعہ المبارک

کراچی۔۔۔ ۷۵۴۰۰

ترجمہ ۲۱ رمضان المبارک

# حواشی

(مرتبہ علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی مجددی)

- (۱) قرآن حکیم، سورۃ التین، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۲) قرآن حکیم، سورۃ الرحمن، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۳) قرآن حکیم، سورۃ العلق، نمبر ۴ آیت ۴،
- (۴) قرآن کریم، سورۃ الحج، نمبر ۴ آیت ۷۸،
- (۵) قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، نمبر ۴ آیت ۱۶۴،
- (۶) قرآن حکیم، سورۃ البقرۃ، نمبر ۴ آیت ۱۲۹،
- (۷) قرآن حکیم، سورۃ الفاتحہ، نمبر ۴ آیت ۵-۶،
- (۸) قرآن حکیم، سورۃ الانعام، نمبر ۴ آیت ۱۵۳،
- (۹) برائے احوال تفصیلی کتابیہائے ذیل مطالعہ فرمائید!
- (الف) بدرالدین سرہندی: حضرات القدس، لاہور،
- (ب) بدرالدین سرہندی: مجمع الاولیاء (۱۶۳۴ء) ہندی، آفس لاہور، لندن،
- (ج) محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی، کراچی، ۱۹۸۳ء،
- (د) محمد ہاشم نسیمی: زبدۃ الحقائق، کانپور ۱۸۹۰ء
- (ه) احمد رضا خان بریلوی: اطائب الثمانی فی مجدد الالف الثانی (قلمی)،  
۱۳۰۲ھ / ۱۹۰۷ء،
- (۱۰) اقبال: بال جبریل، لاہور، ۱۹۴۷ء، ص ۲۱۲،
- (۱۱) ایضاً: ص ۲۱۱،
- (۱۲) احمد سرہندی: مکتوبات ج دوم، نمبر ۲۲، صفحہ ۵۵،
- (۱۳) ایضاً: نمبر ۲۲، ج سوم، ص ۲۶،
- (۱۴) ایضاً: ج دوم، نمبر ۲، ص ۱۱،
- (۱۵) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم نمبر ۲۳، صفحہ ۱۵۸،
- (۱۶) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم نمبر ۱۰۶، ص ۲۲،
- (۱۷) ایضاً: مکتوبات، ج اول، نمبر ۶، ص ۲۲،
- (۱۸) بدرالدین سرہندی: وصال احمدی، سیالکوٹ، ص ۵۰،

- (۱۹) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم نمرہ مکتوب ۱۶، ص ۴۳،
- (۲۰) احمد سرہندی: مکتوبات، نمرہ مکتوب ۶۸، ج دوم، ص ۲۵۲،
- (۲۱) ایضاً: مکتوبات، ج اول، نمرہ مکتوب ۲۱۷، ص ۱۲۳،
- (۲۲) در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بعد از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م ۲۸ھ) نام حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ (م ۲۶۱ھ) می آید چہ آکہ لہذا فیض طریقہ اویسیہ از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ حاصل کردہ بودند و بعد ازین نام ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ (م ۲۲۵ھ) می آید زیرا کہ ایشان فیض را از روحانیت حضرت بایزید بسطامی حاصل کرده بودند (سفینۃ الاولیاء، کانپور، ۱۸۸۳ء، ص ۷۳)
- این طریقہ اویسیہ را مشائخ سلسلہ نقشبندیہ فضیلت دادند، درین سلسلہ ذیل نام آن مشائخ را ذکر می کنیم کہ در سلسلہ طریقہ اویسیہ شامل نیستند تا کہ کدام غلط فہمی نماند،
- بعد از حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نامہائے این مشائخ می آیند،
- ۱- امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ (م، ۱۸۳ھ)، بغداد،
  - ۲- امام موسی رضا رضی اللہ عنہ (م، ۲۰۸ھ)، بغداد،
  - ۳- حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ (م، ۲۰۰ھ)، بغداد،
  - ۴- حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ (م، ۲۵۰ھ)، بغداد،
- بعد از حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نام این مشائخ می آید،
- ۱- حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ (م ۲۹۷ھ)، بغداد،
  - ۲- حضرت ابی علی روزباری علیہ الرحمۃ (م ۳۲۲ھ)، مصر،
  - ۳- حضرت علی حسن بن احمد الکاتب علیہ الرحمۃ (م ۵۶۶-۳۳۶ھ)، مصر،
  - ۴- حضرت سعید بن سلام المغربي علیہ الرحمۃ (۵۳۷ھ) نیشاپور،
  - ۵- حضرت ابوالحسن علی خرقانی (م ۳۲۵ھ) طوس،
  - ۶- حضرت ابوالقاسم علی انگریگانی علیہ الرحمۃ (م ۳۵۰ھ) مصر،
- (۲۳) عبد الحمید طہماز: العلامۃ المجاہد الشیخ محمد الحامد رحمہ اللہ تعالیٰ مطبوعہ دمشق، ۱۹۸۱ء، ص ۲۰۹، ۲۱۰،
- (۲۴) نفائس السانحات فی تذہیل الباقیات الصالحات مکہ مکرمہ، ۱۳۰۰ھ، ص ۳۰،
- (۲۵) محمد ہاشم جان مجددی: بیاض قلمی محررہ، ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء، کراچی۔

- (۲۶) صدیق حسن خان: تفصیر الجیود الاثر من تذکار جنود الابرار، بھوپال، ص ۳۳۶،
- (۲۷) راجع بخصیلات احوال مولانا احمد رضا خان بریلوی بہ مندرجہ ذیل مآخذ رجوع کنید،
- (الف) ڈاکٹر حسن رضا خان: اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کی خدمات، پتہ،  
مقالہ دکتوراه پوهنتون پتہ، ہندوستان،
- (ب) ڈاکٹر مجید اللہ خان قادری: کنز الایمان اور دیگر معروف قرآنی اردو تراجم۔  
مقالہ دکتوراه پوهنتون کراچی، کراچی ۱۹۹۳ء، پاکستان،
- (ج) ڈاکٹر عبدالہدی صدیقی: حضرت احمد رضا خان کے حالات اور اصلاحی کارنامے،  
مقالہ دکتوراه پوهنتون سندھ، جام شورو، ۱۹۹۳ء، سندھ، پاکستان
- (د) ڈاکٹر محمد مسعود احمد: محدث بریلوی
- (ه) ڈاکٹر اوشانیال: سنی احمد رضا خان بریلوی مطبوعہ دہلی ۱۹۹۳ء  
مقالہ برائے دکتوراه پوهنتون کولمبیا، امریکا (انگلیسی)
- (و) ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد: فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ، کراچی  
۱۹۹۱ء
- (ز) ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی: اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، بریلی (۱۹۹۶ء)  
مقالہ بر ای دکتوراه پوهنتون روہیلکھنڈ، بریلی، ہندوستان،
- (۲۸) مولانا احمد رضا خان بریلوی: مکتوبات، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۶ء، ص ۹۱،
- (۲۹) بر ای تفصیلات مقالہ راقم "حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال" سیالکوٹ را  
مطالعہ نغمہ نائید و ترجمہ انگلیسی اش در ۱۹۹۶ء از طرف ادارہ مسعودیہ، کراچی،  
شائع شود، مسعود،
- (۳۰) اقبال: بال جبریل، لاہور، ص ۷۷،
- (۳۱) اقبال: بال جبریل، لاہور، ص ۱۸،
- (۳۲) درین عصر در جہان گردہمائے مختلف دعویٰ اسلام می کنند کدام غیر مسلمی کہ حلقہ  
بجوش اسلام سے شود در حالت شک و اشتباه و در اول وقت، جتلاء می شود  
(تادر کدامشان داخل شود زیرا کہ ہر گروہ دعویٰ اسلام میکند، ذ) این معمارا  
ڈاکٹر محمد ہارون صاحب پروفیسور سابقہ پھوہنتون آکسفورڈ کہ یک شخص نو مسلم  
است بسیار خوب حل فرمود و گفتند: دشمنان عالم اسلام در تمام جہان دشمنان عوام  
اہل سنت و الجماعت و حکومتہای شان مسعود باقی ظاہر ایاطور خفیہ کمک کنندگان و  
بددگان دیگر فرقہ ہای دعویٰ اسلام ہستند بدین سبب صحیح اسلام ہمین است کہ

علماء اہل سنت والجماعت کد ام را پیش می کنند، مسعود۔

- (۳۳) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول حصہ سوم، نمرہ مکتوب (۱۹۳) ص ۸۰،  
(۳۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، حصہ چہارم، نمرہ مکتوب (۲۶۶) ص ۱۰۴،  
نوٹ: علاوہ از سلسلہ عالیہ نقشبندیہ تقریباً تمام سلاسل قائل ظلیت و وجودیت اند و  
مولانا احمد رضا خان باوجودیکہ قائل ظلیت ہستہ میفرمایند:  
”حاشا للہ، الہ، الہ ہے اور عبد، عبد ہے ہرگز عبد نہ الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد  
ہو سکتا ہے، (فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۳۳، ۱۳۲)  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ راپاکی ثابت ست (از مثل این چنین سخنها) الہ، الہ است و مدہ، مدہ، بیچ  
وقت مدہ الہ شدہ نمی تواند نہ الہ مدہ شدہ می تواند۔  
ایشان بظہر عمیق مطالعہ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرمودہ بودند  
ازین تصور الوہیت عبدیت تائید تصور وحدۃ الشہود حضرت مجدد علیہ الرحمۃ می  
شود۔ مسعود،
- (۳۵) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۱۱۱ ص ۱۱۵،  
(۳۶) ایضاً، ص ۱۱۵ حصہ دوم، مکتوب (۱۱۱)،  
(۳۷) احمد سرہندی: مکتوبات، ج دوم، مکتوب (۶۷)، ص ۴۱،  
(۳۸) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب (۱۰۰)، ص ۱۰۰،  
(۳۹) ایضاً: ج اول، مکتوب (۲۸۳)، ص ۳۷،  
(۴۰) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۶۷)، ص ۴۲، ۴۳،  
(۴۱) ایضاً: ج اول، مکتوب (۸۳)، ص ۷۷،  
(۴۲) ایضاً: ایضاً مکتوب ۱۵۲، ص ۷۷،  
(۴۳) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۴۲، ص ۵،  
(۴۴) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۷۸، ص ۶۸،  
(۴۵) ایضاً: ایضاً، ایضاً ۸۴، ص ۷،  
(۴۶) ایضاً: مکتوب (۱۸۳)، ص ۷۱،  
(۴۷) ایضاً: مکتوب (۲۴۹)، ص ۵۱،  
(۴۸) ایضاً: ج سوم، مکتوب (۱۳) ص (۲۳)،  
(۴۹) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۹۳)، ص (۲۹۹)، کراچی،  
(۵۰) اقبال: بال جبریل، ۱۹۳ء، لاہور، ص ۲۱۱،

نوٹ : مولانا احمد رضا خان بریلوی در مورد حرمت سجدہ تعظیمی یک مقالہ فاضلانہ تحریر کرده کہ عنوانش است :

الزبدۃ الذکیۃ لتحریم سجود الخیۃ (۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۸ء)، این مقالہ قابل مطالعہ است۔ مسعود،

- (۵۱) قرآن کریم، سورۃ المائدہ نمبر ۱ آیت (۱۵)،
- (۵۲) قرآن کریم سورۃ کف نمبر ۱ آیت (۱۱)،
- (۵۳) قرآن کریم سورۃ الانعام، نمبر ۱ آیت (۹)،
- (۵۴) احمد سرہندی : مکتوبات، ج سوم، مکتوب (۱۰۰)، ص ۵۴،
- (۵۵) ایضاً : مکتوب ج سوم، مکتوب (۶۳)، ص (۱۳۵)،
- (۵۶) ایضاً : مکتوبات، ج دوم مکتوب (۹۳)، ص (۹۹)،
- (۵۷) ایضاً : جلد سوم مکتوب (۶۳)، ص (۱۳۵)،
- (۵۸) قرآن کریم، سورۃ النحل، نمبر ۱ آیت (۹۷)،
- (۵۹) القرآن، سورۃ البقرۃ، مرہ آیت (۱۵۴)،
- (۶۰) قرآن کریم، سورۃ یونس، نمبر ۱ آیت (۶۳)،
- (۶۱) احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب (۱۶)، صفحہ ۴۳،
- (۶۲) ایضاً : مکتوبات جلد دوم، مکتوب (۱۶)، ص ۴۳،
- (۶۳) ایضاً : مکتوب (۱۰۰)، ج سوم، ص ۴۵،
- (۶۴) ایضاً، ج دوم، مکتوب ۷، ص ۲۵،
- (۶۵) قرآن کریم، سورہ ابراہیم نمبر ۱ آیت (۱۰) / الانبیاء، نمبر ۱ آیت (۳۰) المؤمنون نمبر ۱ آیت (۲۴-۳۰) الشعراء نمبر ۱ آیت (۱۸۶)، پس نمبر ۱ آیت (۱۵)، ہود نمبر ۱ آیت (۲۷)،
- (۶۶) احمد سرہندی : مکتوبات، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۲۶۷، ص ۱۳۷، ۳۸،
- (۶۷) قرآن کریم، سورۃ یوسف، نمبر ۱ آیت (۶۸) / نمبر ۱ آیت (۹۶) / آیت (۲۳) نمبر ۱ آیت سورۃ القصص (۱۳)، سورۃ کف نمبر ۱ آیت (۶۵)،
- (۶۸) احمد سرہندی : مکتوبات، حصہ دوم، مکتوب (۱۰۰)، ص (۱۰۱)،
- (۶۹) احمد سرہندی : مکتوبات جلد سوم، مکتوب (۱۸)، ص ۴۴،
- (۷۰) ایضاً : مکتوبات شریف (الف) جلد اول مکتوب (۶۵)، ص (۴۵)،
- (ب) مکتوبات، جلد اول حصہ اول مکتوب (۱۱۸) ص ۳۰۵ (ماخوذ از اردو)

صراط مستقیم)

(۷۱) بعض حضرات می گویند که پیش مسلمانان خواندن آیاتے کہ درو ذکر تعظیم و توقیر و محبت و الفت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم است جائز نیست زیرا کہ مسلمانان این سبب جنلاً شرک می شوند۔ انا للہ وانا الیہ راجعون؟----- این سخن بہ راقم یک دو نفر علماء عمر رسیدہ گفتند کہ یک شاہ تعلق بہ مسلک دیوبند داشت و دیگر مرابط بہ مسلک این عبدالوہاب نجدی بود۔----- این سخن راقم السطور را در حیرت انداخت۔ مسعود

(۷۲) قرآن کریم، سورہ آل عمران نمبرہ آیت (۳۱)،

(۷۳) احمد سرہندی مکتوبات، ج ۱، م ۳۱

(۷۴) قرآن حکیم، سورہ آل عمران نمبرہ آیت (۸۱)،

(۷۵) قرآن حکیم، سورہ صف، آیت (۶)،

(۷۶) محمد امیر شاہ گیلانی: شرح شامل ترمذی، لاہور، ۱۹۷۶ء، ص ۳۲۸، ابو داؤد

شریف، ج ۲/۳۳۶،

(۷۷) احمد سرہندی مکتوبات جلد سوم مکتوب (۷۲)، ص ۱۵۷،

(۷۸) ایضاً: مکتوبات جلد سوم مکتوب (۷۲)، ص ۱۵۷،

(۷۹) ایضاً

(۸۰) ایضاً:

(۸۱) ایضاً، مکتوبات ج سوم، مکتوب (۱۷)، ص ۳۶،

(۸۲) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۳) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۴) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۵) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲-۹۳،

(۸۶) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۸۶،

(۸۷) ایضاً: جلد دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۹۲،

(۸۸) ایضاً: ج دوم، مکتوب (۳۶)، ص ۷۶،

(۸۹) ایضاً:

(۹۰) ایضاً: جلد دوم، مکتوب ۶۷، ص ۳۸،

- (۹۱) قرآن کریم، سورہ فاتحہ، نمرہ آیت (۶)،
- (۹۲) قرآن کریم، سورہ یونس، نمرہ آیت (۶۲)،
- (۹۳) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب (۱۰۶)، ص ۱۰۷،
- (۹۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۸۷، ص ۸۱،
- (۹۵) ایضاً
- (۹۶) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۱۳۲، صفحہ ۱۱،
- (۹۷) ایضاً، جلد اول، مکتوب نمبر ۲۸۲، ص ۳۶،
- (۹۸) ایضاً: جلد اول مکتوب ۲۱۲، ص ۱۱۴،
- (۹۹) قرآن حکیم، سورہ المائدہ نمرہ آیت (۳۵)،
- (۱۰۰) احمد سرہندی: مکتوبات، ج سوم، مکتوب ۷۷، ص ۱۱۱،
- (۱۰۱) جلد اول، مکتوب ۷۳، ص ۶۰،
- (۱۰۲) ایضاً: جلد اول، مکتوب ۷۸، ص ۶۹،
- (۱۰۳) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۸، ص ۷۵،
- (۱۰۴) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۸، ص ۷۵،
- (۱۰۵) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۷۹، ص ۳۱-۳۲،
- (۱۰۶) قرآن حکیم، سورہ نساء، نمرہ (۶۳)،
- (۱۰۷) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد سوم، مکتوب (۸۸)، ص ۳۲،
- (۱۰۸) ایضاً: جلد سوم، مکتوب (۸۸)، ص (۳۲)،
- (۱۰۹) قرآن حکیم سورہ ابراہیم نمرہ آیت (۵)،
- (۱۱۰) قرآن حکیم، سورہ احزاب، نمرہ آیت (۶۵)،
- (۱۱۱) برادر خور در اقم واکتر محمد سعید علیہ الرحمۃ (م ۱۹۹۶ھ) سجادہ نشین و خطیب  
در گاہ حضرت خواجہ باقی باللہ بود، در آنجا عرس ہم میکرد، فی الحال صاحبزادہ  
ایشان واکتر مجیب احمد سلمہ سجادہ نشین است و عرس اجراء می کند و برادر  
خوردشان حافظ محمد احمد سلمہ خطیب مسجد شریف ست - مسعود
- (۱۱۲) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۲۳۳، ص ۲۳،
- (۱۱۳) محمد معصوم: مکتوبات معصومیہ، جلد سوم، مکتوب ۶۸، ص ۱۰۸، مطبوعہ امرتسر
- (۱۱۴) احمد سرہندی: مکتوبات، ج اول، مکتوب ۲۶۶، ص ۱۳۶،

- (۱۱۵) احمد رضا خان: احکام شریعت، مدلی، ص ۲۰،
- (۱۱۶) احمد سرہندی: مکتوبات، ج دوم، مکتوب نمبر ۱۱۰،
- (۱۱۷) محمد ہاشم کشمیری: زبدۃ المقامات لکھنؤ، ۲۸۴،
- (۱۱۸) قرآن کریم، سورۃ البقرۃ، نمرہ آیت (۲۳۸)،
- (۱۱۹) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۱۰۳، ص ۱۰۶،
- (۱۲۰) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب ۱۲۲، ص ۷۰،
- (۱۲۱) احمد سرہندی: ایضاً
- (۱۲۲) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۳۶، ص ۸۵،
- (۱۲۳) ایضاً: جلد دوم، مکتوب ۳۶، ص ۸۵،
- (۱۲۴) مولانا احمد رضا خان افغانی لوازمات غیر ضروریہ فاتحہ را نامناسب می پند مثلاً:  
در عروسی تکلف کردن در روز مخصوص ثواب را منحصر دانستن، طعام پیش روی  
داشتہ فاتحہ خواندن وغیرہ وغیرہ۔
- (احمد رضا خان: الحجۃ الفاتحہ، لطیب العسین والفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء)  
لاہور، ص ۱۳/۱۶)
- (۱۲۵) قرآن حکیم، سورۃ النعام، نمرہ آیت (۱۱۹)،
- (۱۲۶) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اول، مکتوب (۴۸)، ص ۲۱،
- (۱۲۷) احمد سرہندی، جلد سوم، مکتوب ۱۰۵، ص ۸۸،
- (۱۲۸) احمد سرہندی: جلد اول، مکتوب ۱۸۶، ص ۷۲،
- (۱۲۹) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۲۳، ص ۵۷،
- (۱۳۰) ایضاً جلد اول مکتوب ۱۸۶ ص ۷۳،
- (۱۳۱) ایضاً جلد اول مکتوب ۱۸۶ ص ۷۳،
- (۱۳۲) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۱۸۶، ص ۷۳،
- (۱۳۳) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۷، ص ۲۰،
- (۱۳۴) ایضاً، مکتوب، ۵۷، ص ۲۰،
- (۱۳۵) قرآن کریم، سورۃ الحديد، آیت ۲۷،
- (۱۳۶) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۷،

- (۱۳۷) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۷۱،
- (۱۳۸) ایضاً، جلد سوم، مکتوب نمبر ۱۲، ص (۱۳۹)
- (۱۳۹) قرآن کریم، سورۃ الاسراء، نمرۃ آیت ۷۱،
- (۱۴۰) (الف) - امام ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ)،
- (ب) - امام مالک (م ۱۷۹ھ)،
- (ج) - امام محمد بن اورر لیس شافعی (م ۲۰۴ھ)،
- (د) - امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)
- (۱۴۱) حناری شریف لاہور ۱۹۹۱ء، جلد ۲، ص ۹۸۳، نمرۃ حدیث (۸۹۹)،
- (۱۴۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، مصر ۱۹۳۳ء، جلد ۱۳، ص ۳۲۶،
- (۱۴۳) معجم المصنفین، ج ۲، ص ۲۳،
- (۱۴۴) جلال الدین سیوطی: تفضیح الصحیفۃ، بحوالہ شرح صحیح مسلم، جلد اول، ص ۶-۹،
- (۱۴۵) کتاب الآثار بروایۃ محمد بن حسن، حافظ ابن حجر عسقلانی، الآثار معرفیہ وولیات الآثار،
- (۱۴۶) موفق بن احمد المکی: مناقب موفق، ج ۱، ص ۶۴،
- (۱۴۷) ایضاً، ج ۲، ص ۱۳۳، جلال الدین سیوطی: ذیل الجواہر، جلد ۲، ص ۷۲،
- (۱۴۸) قرآن حکیم، سورۃ پینہ، آیت نمبر ۸،
- (۱۴۹) مشکوٰۃ، کتاب المناقب، باب مناقب، الصحابہ نمرۃ حدیث (۴)،
- (۱۵۰) احمد سرہندی: مکتوبات جلد اول، مکتوب ۲۸۹، ص ۷۶،
- (۱۵۱) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۲۸۹، ص ۷۶،
- (۱۵۲) ایضاً، جلد اول، مکتوب ۲۸۲، ص ۳۷،
- (۱۵۳) احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۴) ایضاً، جلد دوم، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۵) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۶) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۷) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،
- (۱۵۸) ایضاً، مکتوب ۵۵، ص ۱۴،

نوٹ : چند سال پیشتر یک محقق عربی تعداد و شمار پیروی کنندگان مذہب اربعہ را جمع کرده بود مطابق ایشان تعداد احناف ۸۶ کروڑ بود شوافع ۴۱ کروڑ و مالکیہ ۳ کروڑ بود و حنابلہ فقط ۴۰ لک بودند۔ مسعود

(۱۵۹) احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۳،

(۱۶۰) ایضاً : احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۱) ایضاً : احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۲) ایضاً : احمد سرہندی : مکتوبات، جلد دوم، مکتوب، ص ۱۵،

(۱۶۳) سید محمد بن علوی مالکی حنبلی در کتاب خود ”حوالہ“ بعنوان،

الاستدلال بابت فی غیر محلها الوارد تعقیب اس طرز فکر فرمودہ مسعود،

(۱۶۳) احمد سرہندی : مکتوبات،

(۱۶۵) احمد سرہندی : مکتوب، در المعرفت ص ۱۱۶، مکتوب نمبر ۲۱۳، دفتر لول حصہ سوم،

نوٹ : آن حضرات کہ نظر بمیاست عالمی دارند و از راز درون خانہ واقف اند آنما بہ

معنویت این جملہ اخیر مکتوب شریف و بادراک عمقش، می بیند۔ مسعود

امروز بروز پنج شنبہ ساعت یازدہ شب جمعہ المبارک ۳ ذی الحجہ الحرام سنہ

۱۴۳۰ھ ق، مطابق ۹ مارچ سنہ ۲۰۰۰/۲۰۰۰ از تصحیح ترجم فارسی، مقالہ اصل با فتو کاپی،

مقالہ اصل بہ تصحیح کمپوزنگ و تطبیق ہر دو نسخہ کمپوزنگ و تیاری حواشی و حوالہ جات مع تطبیق و

تخریج، مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد الفاروقی السرہندی

علیہ الرحمہ و الرضوان فارغ شدم

اللہ الحمد اولاً آخراً

خاطره :-

احقر برائی بار سوم از تصحیح و متائسہ کمپوزر

با اصل امروز پنج شنبہ ۱۶/۱۱/۲۰۰۰م

فارغ شدم۔

بمدہ محمد ذاکر اللہ

# تعارفِ مصنف

۱: پروفیسر و اکتیو محمد مسعود احمد بن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام جامع مسجد فتح پوری دہلی

۲: درسہ (۱۹۳۰) عیسوی مقام دہلی تولد یافتہ پنج سالہ در مدرسہ عالیہ جامع مسجد فتحپوری درس خواندند باز از پوهنوں شملہ واقع پنجابی شرقی درسہ ۱۹۳۸ء میلادی سند فاضل فارسی بدست آوردند و تعلیم دورن انویشان را در پوهنوں پنجاب واقع لاہور تکمیل رساندند و تحصیلات عالی و دکتوراه خود را از پوهنوں سندھ حیدر آباد حاصل کردند و بسبب کامیابیش بدرجہ ممتاز از طرف جامعہ سندھ ای شان جائزہ "سلور" و مدال طلائی دارده شد۔

ج: در سلسلہ مشاغل علمی خویش در اکثر لیسه های پاکستان حیثیت پروفیسر مدیر نیز مانده اند چنانکہ ممتحن اکثر جامعہ ہامانده ہستند بالآخر در سن ۱۹۹۲ء میلادی از کار خویش متقاعد گشتہ مصروف خدمت دین و مسلک شدند۔

۳: سلسلہ تحریرات شان از سنہ ۱۹۵۶ء میلادی جاری شدہ است و درسہ ۱۹۶۳ء میلادی سلسلہ تالیف و تصنیف را نیز شروع نمودند۔ تا حال اکثر از صدر سالہا و کتابہا شائع شدہ ہست و بیش از پنج صد مضامین و مقالہ جات بنشر رسیده۔

۴: تصانیف شان مترجم در زبان عربی و فارسی و انگلیسی در جہاں معنی میشود۔ راجع حالات و خدمات علمی ایشان دکتورہ اعجاز انجم لطیفی از پوهنوں بہار (مظفر پور، بہار، ہند) سند دکتورہ حاصل کردہ است۔

فی الحال در شہر کراچی (سند) با جود کار ہار علمی نشان سرپرستی اکثر ادارات نیز بدوش دارند از خداوند عالم دعا است ہمت شان را اعلیٰ و عمر شان در از فرماید آمین جہاں نبیہ الامین۔

فقیر محمد ذاکر اللہ خان درانی الکوڑی

جارو کش دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

ویر سباق تشریف نوشہرہ، سرحد

مطبوعات بین المللی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

- (۱) عیدوں کی عید، کراچی، ۱۹۹۲۔
- (۲) علم غیب، کراچی، ۱۹۹۳ء (عربی، اردو، انگریسی)
- (۳) تعظیم و توقیر، کراچی، ۱۹۹۳ء (عربی، اردو، انگریسی)
- (۳) نسبتوں کی بہاریں، کراچی، ۱۹۹۳ء (اردو، انگریسی)
- (۵) نئی نئی باتیں (محدث ۱۲۱ لامور)، کراچی، ۱۹۹۵ء (اردو انگریسی، عربی)
- (۶) عورت اور پردہ، کراچی، ۱۹۹۵ء (اردو، انگریسی)
- (۷) قبلہ، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریسی، عربی)
- (۸) سلام و قیام، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریسی)
- (۹) فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریسی)
- (۱۰) مصطفوی نظام معیشت، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریسی)
- (۱۱) دعاءِ خلیل، کراچی، ۱۹۹۶ء (اردو، انگریسی)
- (۱۲) صراطِ مستقیم (کتابچہ در دست شاست)، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، فارسی، انگریسی)
- (۱۳) تقلید، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، عربی، انگریسی) (این کتاب را مولانا محمد ذاکر اللہ نقشبندی بہ عربی ترجمہ کردہ در سنہ ۱۳۲۰/۲۰۰۰ء چاپ شد)
- (۱۴) روح اسلام، کراچی، ۱۹۹۷ء (اردو، انگریسی، عربی)
- (۱۵) عید کونین، کراچی، ۱۹۹۹ء (اردو، انگریسی، فارسی)
- (۱۶) محبت کی نشانی، کراچی، ۱۹۸۰ء (اردو، عربی)
- (۱۷) خوب و ناخوب، کراچی، ۱۹۹۸ء (اردو، فارسی)

